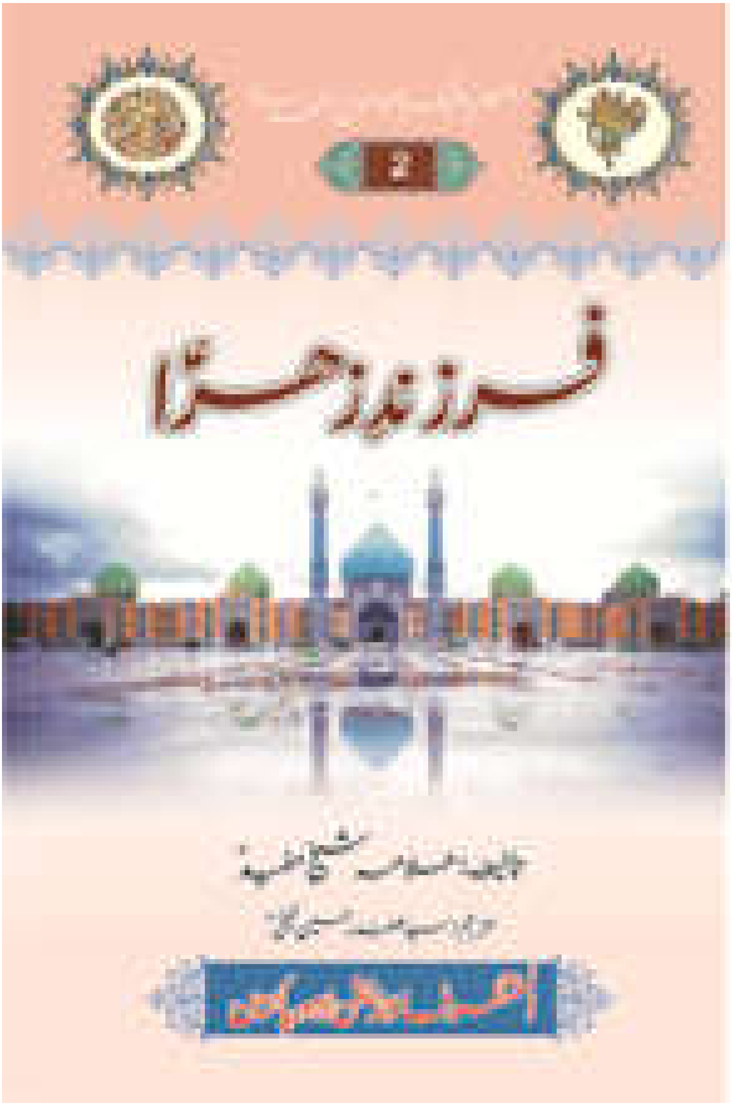
فرزند زہرا

امام منتظر (مہدیؑ) کے حالات

تاریخ ولادت، دلائل امامت، کچھ حالات، ان کی غیبت، قیام کے وقت سیرت اور حکومت وسلطنت

ابو محمد کے بعد ان کے فرزند ارجمند امام ہیں جو رسول اللہؐ کے ہمنام اور ہم کنیت ہیں اور ان کے علاوہ ان کے پدر گرامی نے ظاہر و باطن میں کوئی اولاد نہیں چھوڑی اور انہیں بھی پوشیدہ و غائب چھوڑا ہے اور آپؑ کی ولادت پندرہ شعبان کی رات ۲۵۵ ھ دوسو بچپن ہجری میں ہوئی۔

اور آپؑ کی مادر گرامی ایک کنیز ہیں جنہیں نرجس (خاتون) کہا جاتا ہے اور آپؑ کا سن مبارک اپنے والد کی وفات کے وقت پانچ سا تھا اور اسی سن میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکمت اور فصل خطاب دیا اور آپؑ کو عالمین کے لیے آیت ونشانی قرار دیا حکمت ودانائی عطا کی ،جس طرح حضرت یحییٰ کو بچپن میں دی تھی اور انہیں ظاہراً بچپن کی حالت میں امام قرار دیا جس طرح عیسیٰ بن مریمؑ کو گھوارے میں نبی قرار دیا تھا۔

ملت اسلام میں آپؑ کے لیے پہلے سے نبی ہادیؐ کی طرف سے پھر امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب علیہما السلام کی طرف سے نص آچکی ہے اور تمام آئمہ یکے بعد دیگرے ان کے والد گرامی امام حسن عسکریؑ تک نے ان پر نص قائم کی ہے اور ان کے والد نے اپنے قابل وثوق اور خاص شیعوں کے سامنے آپؑ پر نص قائم کی ہے۔

آپؑ کی غیبت اور آپؑ کی حکومت کی خبر آپؑ کے دنیا میں تشریف لانے سے پہلے اور غائب ہونے سے پہلے موجود ومشہور اور مستفیض تھی اور ائمہ ہدی سے آنجنابؑ ہی

صاحب سیف حق کو قائم کرنے والے اور حکومت ایمانی کے لیے منتظر ہیں۔

آپ کی حکومت قائم ہونے سے پہلے آپؑ کے لیے دو غیبتیں ہیں اور ان میں سے ایک دوسری سے بہت طویل ہے جس طرح کہ اس سلسلہ میں اخبار و روایات آئی ہیں ان میں سے غیبت صغریٰ تو آپؑ کی ولادت سے لے کر آپؑ کے شیعوں کے درمیان سفارت کے منقطع ہونے اور آخری سفیر کی وفات کے بعد تک ہے اور غیبت کبریٰ اس غیبت صغریٰ کے بعد سے شروع ہوتی ہے اور اس غیبت کبریٰ کے آخر میں آپ تلوار کے ساتھ قیام کریں گے اللہ کا ارشاد ہے

وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ ﴿٥﴾ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا مِنْهُمْ مَا كَانُوا يَحْذَرُونَ ﴿٦﴾

''اور ہم چاہتے ہیں کہ احسان کریں ان لوگوں پر جنہیں زمین میں کمزور کر دیا گیا ہے اور انہیں ہم امام بنائیں گے وارث قرار دیں گے اور زمین پر قدرت دیں گے اور فرعون اور ہامان اور ان دونوں کے لشکروں کو ان سے وہ کچھ دکھائیں گے کہ جس سے وہ ڈرے تھے۔'' (سورہ قصص)

اور خدائے عزاسمہ کا ارشاد ہے

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ﴿١٠٥﴾

''اور ہم نے زبور میں ذکر کے بعد لکھ دیا ہے کہ زمین کے

وارث ہمارے نیک اور صالح بندے ہوں گے۔''

(سورہ انبیاء)

رسول اللہؐ نے فرمایا کہ

دن اور راتیں ہرگز ختم نہیں ہوں گی یہاں تک کہ خدا میرے اہل بیتؑ میں سے ایک مرد کو مبعوث فرمائے گا جو میرا ہم نام ہوگا وہ زمین کو عدل و انصاف سے پر کرے گا جس طرح کہ وہ ظلم وجود سے پر ہو چکی ہوگی۔

اور حضور اکرمؐ نے فرمایا

اگر اتنا باقی نہ رہے مگر دنیا میں سے ایک ہی دن تو خدا اس دن کو اتنا طویل بنا دے گا یہاں تک کہ میری اولاد سے ایک شخص کو اس میں مبعوث کرے گا جو میرا ہمنام ہوگا وہ زمین کو عدل و انصاف سے پر کرے گا جس طرح وہ ظلم وجود سے پر ہو چکی ہوگی۔

ہر زمانہ میں امام کا ہونا ضروری ہے

ان دلائل میں سے ایک وہ دلیل ہے جس کا عقل، استدلال صحیح کے ساتھ تقاضا کرتی ہے کہ ہر زمانہ میں ایک ایسے معصوم امام کا ہونا ضروری ہے جو تمام احکام اور جملہ علوم میں کامل ومکمل ہوتے ہوئے اپنی رعایا سے مستغنی ہو۔ کیونکہ مکلفین (جن کو خدا نے تکلیف شرعی دی اور احکام الٰہی کی ذمہ داری ڈالی ہے) کا ایک ایسے سلطان (عادل ومعصوم) کے بغیر رہنا محال ہے جس کے وجود سے وہ اصلاح ودرستگی کے زیادہ قریب اور فساد وخرابی سے دور رہیں۔

اس کی سب ناقص لوگوں کی ضرورت ہے جو مجرموں کو ادب سکھائے اور نافرمانوں کو سیدھا کرے۔

اور وہ ایسا ہو جو گمراہوں کو راہ دکھانے والا، جاہلوں کو تعلیم دینے والا، غافلوں کو تنبیہ وخبردار کرنے والا، بھٹکنے والوں کو ہدایت کرنے والا، حدود الٰہی کو قائم کرنے والا احکام خداوندی کو نافذ کرنے والا، اختلاف کرنے والوں کے درمیان فیصلہ کرنے والا حکام کو مقرر ومتعین کرنے والا، سرحدوں کا محافظ، اموال کا نگران، مرکز اسلامی کا حامی اور جمعہ اور عید کے اجتماعات میں سب کو ایک جمع کرنے والا ہو۔

اور اس پر بھی دلائل قائم ہیں کہ مذکورہ دلیل کے مطابق سلطان عادل ایسا ہو جو لغزشوں اور غلطیوں سے معصوم ہو کیونکہ بالاتفاق وہ کسی دوسرے امام سے مستغنی ہوگا۔ (ورنہ اگر اس سے بھی گناہ سرزد ہو سکتے ہیں اور غلطیاں کر سکتا ہے تو اس امام کے لیے پھر کسی اور رہنمائی وامام کی ضرورت ہوگی) اور یہ چیز بلاشک وشبہ عصمت کا تقاضا کرتی ہے اور عصمت کا علم بغیر رہنمائی ونشان وہی خداوند کے پتہ نہیں چل سکتا لہٰذا معصوم کے لیے نص کا ہونا ضروری ہے یا اس سے معجزہ کا ظہور ہو جو اسے دوسروں سے ممتاز وجدا کرے اور معلوم ہو کہ یہی معصوم ہے (معجزہ میں خرق عادت اور فوق العادۃ

کام کر کے دکھانے کے ساتھ ساتھ دعوائے امامت بھی ہوگا)

اور یہ صفات (مذکورہ) کسی میں نہیں پائی جاتیں سوائے اس میں جس کی امامت کو امام حسن عسکری بن علی نقی علیہما السلام کے اصحاب ثابت کرتے ہیں اور ہمارے بیان کے مطابق وہ امام حسن عسکریؑ کے فرزند امام مہدیؑ ہیں۔

اور یہ ایک ایسی اصل و بنیاد ہے جس میں امامت کے بارے میں (کہ کیا امامت ان شرائط سے ہونی چاہیے؟) وہ نصوص اور وہ اخبار و روایات جو اس سلسلہ میں منقول ہیں ان کے درج کرنے کی ہمیں ضرورت ہی نہیں رہتی کیونکہ اس امامت کا خود عقل تقاضا کرتی ہے اور ثابت شدہ استدلال اس کے درست و صحیح ہونا پر موجود ہے۔

پھر امام مہدیؑ فرزند امام حسن عسکریؑ پر نص قائم ہونے کے بارے میں اتنی روایات موجود ہیں جس سے ہر قسم کا عذر ختم ہو جاتا ہے۔

میں انشاء اللہ اپنے سابقہ طریقہ پر اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے کچھ روایات پیش کرتا ہوں۔

امام مہدیؑ کی امامت پر نصوص و دلائل

ا۔ پہلی خبر

مجھے خبر دی ہے ابو القاسم جعفر بن محمد نے محمد بن یعقوب کلینی سے اس نے علی بن ابراہیم

سے اس نے محمد بن عیسیٰ سے اس نے محمد بن فضل سے اس نے ابوحمزہ ثمالی سے اس نے ابوجعفرؑ (باقرؑ) سے کہ آپؑ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جن وانس کی طرف بھیجا اوران کے بعد باقی بارہ وصی قرار دیئے ان میں سے کچھ گزر چکے اور کچھ باقی ہیں اور ہر وصی کے ساتھ سنت جاری ہے۔

پس وہ اوصیاء جو محمدؐ کے بعد ہیں وہ حضرت عیسیٰ کے اوصیاء کی سنت پر ہیں اور وہ بارہ ہیں اور حضرت امیر المومنینؑ وہ مسیح کی سنت پر ہیں (یعنی امیر المومنینؑ کے بارے میں تین قسم کے گروہ ہیں) (مجلسیؒ)

۲۔دوسری خبر

مجھے خبر دی ابوالقاسم جعفر بن محمد نے محمد بن یعقوب سے اس نے محمد بن یحییٰ سے اس نے احمد بن محمد بن عیسیٰ اور محمد بن عبداللہ اور محمد بن حسین سے ان سب نے سہل بن زیاد سے اس نے حسن بن عباس سے اس نے ابوجعفر ثانی (امام محمد تقیؑ) سے انہوں نے اپنے آباؤ اجداد کے حوالہ سے جناب امیر المومنینؑ سے (روایت کی ہے) آپؑ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا

لیلۃ القدر پر ایمان لے آؤ کیونکہ اسمیں سال بھر کا امر وحکم نازل ہوتا ہے اور میرے بعد اس امر کے والیاں امر علی بن ابی طالبؑ اور ان کی اولاد سے گیارہ فرزند ہیں۔

۳۔تیسری خبر

اسی اسناد کے ساتھ آپ نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے ابن عباس سے فرمایا

تھا کہ لیلۃ القدر ہر سال ہوتی ہے اور اسی رات سال بھر کا امر نازل ہوتا ہے اور رسول اللہؐ کے بعد اس امر کے کچھ والی ہیں۔

تو ابن عباس نے آپؑ سے عرض کیا کہ

وہ کون ہیں؟

فرمایا

میں اور جو میری صلب میں سے گیارہ افراد جو امام ہیں اور جن سے ملائکہ گفتگو کرتے ہیں۔

۴۔ چوتھی خبر

مجھے خبر دی ابوالقاسم جعفر بن محمد نے محمد بن یعقوب سے اس نے محمد بن یحییٰ سے اس نے محمد بن حسن سے اس نے ابن محبوب سے اس نے ابو جارود سے اس نے ابوجعفر محمدؑ بن علیؑ (باقرؑ) سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے وہ کہتے ہیں کہ

میں حضرت فاطمہؑ دختر رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے سامنے ایک تختی تھی اور اس میں اوصیاء اور ان مخدرہ کی اولاد میں سے ائمہ علیہم السلام کے نام تھے پس میں نے انہیں شمار کیا تو وہ نام بارہ تھے اور ان کے آخری قائم تھے جو اولادِ فاطمہؑ میں سے ہیں ان میں سے تین محمد ہیں اور تین علی ہیں (یا چار علی ہیں)

(ظاہراً روایت سے کچھ الفاظ ساقط ہیں کیونکہ جناب سیدہ علیہ السلام کی اولاد سے گیارہ امام ہیں، اسی طرح ایک نسخہ میں ’’تین علی ہیں‘‘ کے الفاظ ہیں۔ ظاہر ہے کہ اولاد جناب سیدہ علیہ السلام میں تین علی ہیں ورنہ کل آئمہ میں چار علی ہیں، مترجم)

۵۔ پانچویں خبر

مجھے ابوالقاسم نے محمد بن یعقوب سے اس نے ابوعلی اشعری سے خبر دی اس نے حسن بن عبید اللہ سے جس نے حسن بن موسی خشاب سے اس نے علی بن سماعہ سے اس نے علی بن حسن بن رباط سے اس نے ابن اذینہ سے اس نے زرارہ سے وہ کہتے ہیں میں نے جناب ابوجعفر باقر علیہ السلام کو یہ کہتے سنا کہ آل محمدؑ میں سے بارہ امام ہوں گئے سب کے سب محدث (یعنی جن کے ساتھ ملائکہ گفتگو کرتے ہیں) اور وہ علی بن ابی طالب اور گیارہ فرزندان کی اولاد میں سے ہیں جناب رسول اللہؐ اور علیؑ وہ دونوں تو سب کے والد ہیں۔

۶۔چھٹی خبر

مجھے خبر دی ابوالقاسم نے محمد بن یعقوب سے اس نے علی بن ابراہیم سے اس نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے سعید بن غزوان سے ابوبصیر سے اس نے ابو جعفرؑ (باقر علیہ السلام) سے آپ نے فرمایا کہ

''حسینؑ کے بعد نو امام ہیں اور ان کے نویں ان کے قائم ہیں''

۷۔ساتویں خبر

مجھے خبر دی ابوالقاسم نے محمد بن یعقوب سے اس نے حسین بن محمد سے اس نے معلیٰ بن محمد سے اس نے وشاء سے اس نے ابان سے اس نے زرارہ سے وہ کہتے ہیں میں نے ابوجعفرؑ امام محمد باقرؑ کو کہتے ہوئے سنا کہ

ائمہ بارہ ہیں کہ جن میں سے حسنؑ اور حسینؑ ہیں پھر باقی ائمہ اولاد حسین علیہ السلام سے ہیں۔

۸۔آٹھویں خبر

مجھے خبر دی ابوالقاسم نے محمد بن یعقوب سے اس نے علی بن محمد سے اس نے محمد بن علی بن بلال سے وہ کہتا ہے کہ ابومحمد حسن بن علی عسکریؑ کی طرف سے ان کی وفات سے دوسال پہلے حکم صادر ہوا کہ جس میں آپؑ مجھے اپنے بعد کے جانشین کی خبر دے رہے تھے پھر آپؑ کی وفات سے تین ماہ پہلے پیغام آیا جس میں آپؑ نے مجھے اپنے بعد کے خلیفہ کی خبر دی۔

۹۔نویں خبر

مجھے خبر دی ابوالقاسم نے محمد بن یعقوب سے اس نے محمد بن یحییٰ سے اس نے احمد بن اسحاق سے اس نے ابو ہاشم جعفری سے اس نے کہا کہ میں نے ابومحمد حسنؑ عسکری بن علیؑ نقیؑ سے عرض کیا کہ مجھے آپؑ کی جلالت وعظمت آپؑ سے سوال کرنے سے روکتی ہے کیا آپؑ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں آپؑ سے سوال کروں؟ تو آپؑ نے فرمایا کہ سوال کرو،تو میں نے عرض کیا اے میرے آقا وسردار کیا آپؑ کا کوئی فرزند ہے؟ فرمایا ہاں،تو میں نے عرض کیا، اگر کوئی حادثہ پیش آئے تو میں نے ان کے متعلق کہاں سے سوال کروں؟ فرمایا، مدینہ میں۔

۱۰۔دسویں خبر

مجھے خبر دی ابوالقاسم نے محمد بن یعقوب سے اس نے علی بن محمد سے اس نے جعفر بن محمد کوفی سے اس نے جعفر بن محمد مکفوف سے اس نے عمرواہوازی سے وہ کہتا ہے کہ ابومحمد

حسن عسکریؑ نے مجھے اپنا بیٹا دکھایا اور فرمایا کہ، میرے بعد یہ تمہارا صاحب ہے۔

۱۱۔ گیارہویں خبر

مجھے خبر دی ابوالقاسم نے محمد بن یعقوب سے اس نے علی بن محمد سے اس نے حمدان قلانسی سے اس نے عمری سے وہ کہتا ہے کہ

امام ابومحمد عسکریؑ چل بسے اور اپنے بیٹے کو اپنا خلیفہ بنا گئے۔

۱۲۔ بارہویں خبر

مجھے خبر دی ابوالقاسم نے محمد بن یعقوب سے اس نے علی بن محمد سے اس نے حسین بن محمد سے اس نے معلیٰ بن محمد سے اس نے احمد بن محمد بن عبداللہ سے وہ کہتا ہے کہ حضرت ابومحمدؑ کی طرف سے حکم نامہ صادر ہوا جب زبیری مارا گیا، یہ ''جزاء ہے اس کی جو اللہ پر جرأت کرے گا اللہ کے اولیاء کے سلسلہ میں، وہ گمان کرتا تھا کہ وہ مجھے قتل کرے گا اور میری کوئی اولاد نہیں، تو اس نے اپنے میں اللہ تعالیٰ کی کیسی قدرت دیکھی ہے'' محمد بن عبداللہ کہتا ہے کہ

پھر آپؑ کے فرزند ارجمند پیدا ہوئے۔

۱۳۔ تیرہویں خبر

مجھے خبر دی ابوالقاسم نے محمد بن یعقوب سے اس نے علی بن محمد سے اس نے جس نے اسے بتایا اس نے محمد بن احمد علوی سے اس نے داؤد بن قاسم جعفری سے وہ

کہتا ہے کہ میں نے ابوالحسن علیؑ النقی بن محمدؑ کو کہتے ہوئے سنا کہ
میرے بعد خلف صالح حسنؑ عسکری ہے پس کیا حالت ہوگی تمہاری خلف کے بعد خلف کے ساتھ۔
تو میں نے عرض کیا، کیوں؟ خدا مجھے آپؑ کا فدیہ قرار دے۔
تو آپ نے فرمایا
تم لوگ ان کو دیکھ نہیں سکو گے اور تمہارے لیے ان کا نام لے کر ان کو یاد کرنا حلال و جائز نہیں ہوگا۔
تو میں نے عرض کیا کہ پھر ہم کس طرح ان کا ذکر کریں گے فرمایا کہنا

''حجۃ آل محمدؐ''

یہ وہ مختصر نصوص ہیں جو بارہویں امام کے متعلق قائم ہوئی ہیں۔ ورنہ اس سلسلہ میں روایات بہت زیادہ ہیں جن کو محدثین کے ایک گروہ نے تدوین کیا اور اپنی تصانیف میں درج کیا ہے۔ اور جس شخص نے ان روایات کو پوری شرح و تفصیل سے اپنی اس کتاب میں درج کیا ہے جو غیبت کے سلسلہ میں تصنیف کی ان کا نام محمد بن ابراہیم ہے جن کی کنیت ابوعبداللہ نعمانی ہے۔
جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس کے بعد اس جگہ ان تفصیلی روایات کو درج کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

آپؑ کے دیدار سے مشرف ہونے والے

ا۔پہلی خبر

مجھے خبر دی ابوالقاسم جعفر بن محمد نے محمد بن یعقوب سے اس نے علی بن محمد سے اس نے محمد بن اسماعیل بن موسیٰ بن جعفرؑ سے اور وہ عراق میں اولا درسول اللہؐ میں سے معمر ترین شخص تھے فرماتے ہیں کہ میں نے حسن عسکری بن علی نقی بن محمد تقی علیہم السلام کے فرزند کو دونوں مسجدوں کے درمیان دیکھا ہے جب کہ وہ نوخیز لڑکے تھے۔

۲۔دوسری خبر

مجھے ابوالقاسم نے محمد بن یعقوب سے خبر دی اس نے محمد بن یحییٰ سے اس نے حسن بن رزق اللہ سے اس نے موسیٰ بن محمد بن ابوالقاسم بن حمزہ بن موسیٰؑ بن جعفرؑ نے اس نے کہا کہ مجھ سے حکیمہ بنت محمد تقی بن علی رضاؑ اور وہ حضرت حسن عسکریؑ کی پھوپھی ہیں نے بیان کیا کہ انہوں حضرت ائمہ آل محمدؐ کو ان کی ولادت کی رات بھی اور اس کے بعد بھی دیکھا۔

۳۔تیسری خبر

مجھے ابوالقاسم نے محمد بن یعقوب سے اس نے علی بن محمد سے اس نے محمد بن حمدان قلانسی سے جس نے کہا

میں نے ابوعمر و عمری سے کہا کہ حضرت ابومحمد حسن عسکریؑ چل بسے، تو وہ کہنے لگا

کہ وہ چلے گئے ہیں لیکن تم میں اپنا خلیفہ اسے بنا گئے ہیں جن کی گردن اس طرح ہے اور اس نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا (اپنے ہاتھ کی کلائی کی طرف اشارہ کر کے بتایا کہ گردن اس طرح نازک سی ہے مراد یہ ہے کہ بہت چھوٹے ہیں)۔

۴۔ چوتھی خبر

مجھے خبر دی ابوالقاسم نے محمد بن یعقوب سے اس نے علی بن محمد سے اس نے زراری کے غلام فتح سے وہ کہتا ہے کہ ''میں نے ابوعلی بن مطہر سے سنا وہ ذکر کرتا تھا کہ اس نے آنجناب (امام مہدیؑ) کو دیکھا ہے اور اس نے آپؑ کی قدروقامت بھی بیان کی۔''

۵۔ پانچویں خبر

مجھے خبر دی ابوالقاسم نے محمد بن یعقوب سے اس نے علی بن محمد سے اس نے محمد بن شاذان بن نعیم سے اس نے ابراہیم بن عبدہ نیشاپوری کی خادمہ سے اور وہ نیک وصالح عورتوں میں سے تھی وہ کہتی ہے کہ

میں ابراہیم کے ساتھ صفا میں کھڑی تھی تو صاحب الامر تشریف لائے یہاں تک کہ اس کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور ابراہیم کی کتاب مناسک پکڑ لی اور کئی چیزوں کے متعلق اس سے باتیں کیں۔

۶۔ چھٹی خبر

مجھے ابوالقاسم نے خبر دی محمد بن یعقوب سے اس نے علی بن محمد بن علی بن ابراہیم سے اس نے ابوعبداللہ بن صالح سے کہ آنحضرتؑ کو حجر اسود کے سامنے دیکھا جب کہ لوگ حجر اسود پر ایک دوسرے کو کھینچ رہے تھے اور حضرت فرما رہے تھے کہ انہی یہ حکم نہیں دیا گیا

ہے۔

۷۔ساتویں خبر

مجھے خبر دی ابو القاسم نے محمد بن یعقوب سے اس نے علی بن محمد سے اس نے احمد بن ابراہیم بن ادریس سے اس نے اپنے باپ سے وہ کہتا ہے کہ

''میں نے آنحضرتؑ کو ابو محمدؑ کی وفات کے بعد دیکھا جب کہ وہ بڑے ہو گئے تھے اور میں نے آپؑ کے ہاتھ اور سر کا بوسہ لیا۔

۸۔آٹھویں خبر

مجھے خبر دی ابو القاسم نے محمد بن یعقوب سے اس نے علی بن محمد سے اس نے ابو عبد اللہ بن صالح اور احمد بن نضر سے وہ قنبری سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

جعفر بن علی نقیؑ کی بات شروع ہو گئی پس انہوں نے اس کی مذمت کی تو میں نے کہا کہ اس کے علاوہ تو کوئی نہیں تو انہوں نے کہا، کیوں نہیں،تو میں نے کہا کہ کیا آپ نے انہیں دیکھا ہے وہ کہنے لگے میں نے تو نہیں دیکھا لیکن میرے علاوہ لوگوں نے دیکھا ہے میں نے کہا کہ آپ کے علاوہ کس نے دیکھا ہے تو انہوں نے کہا کہ خود جعفر نے دو مرتبہ دیکھا ہے۔

۹۔نویں خبر

مجھے خبر دی ابو القاسم نے محمد بن یعقوب سے اس نے علی بن محمد سے اس نے جعفر بن محمد کوفی سے اس نے جعفر بن محمد کمفوف سے اس نے عمرو اہوازی سے وہ کہتا ہے کہ ابو محمدؑ امام حسن عسکریؑ نے مجھے آنحضرتؑ کی زیارت کرائی اور فرمایا یہ ہیں تمہارے صاحب۔

۱۰۔ دسویں خبر

مجھے خبر دی ابوالقاسم نے محمد بن یحییٰ سے اس نے حسن بن علی نیشاپوری سے اس نے ابراہیم بن محمد سے اس نے ابونصر طریف خادم سے کہ اس نے آنحضرت کو دیکھا۔

اسی قسم کے اخبار جو ہم نے ذکر کیا ہے بہت زیادہ ہیں لیکن جن پر ہم نے اکتفاء کیا ہے یہ ہمارے مقصد کے لیے کافی ہیں اور اس کے بعد جو آئیں گی وہ مزید تاکید کے لیے ہیں اور اگر ہم انہیں نہ بھی لکھیں تو اس میں کوئی خلل و نقص نظر نہیں آتا جس کی ہم نے تشریح کی ہے اور اللہ کا ہی احسان ہے۔

آپؑ کے فضائل و دلائل

ا۔ پہلی خبر

مجھے ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولویہ نے محمد بن یعقوب سے خبر دی اس نے علی بن محمد سے اس نے محمد بن حمویہ اس نے محمد بن ابراہیمؒ بن مہزیار سے وہ کہتا ہے کہ

ابومحمد حسن عسکری علیہ السلام نے جب رحلت فرمائی تو ان کے بعد امام کے بارے میں مجھے شک سا پڑ گیا۔ ادھر میرے باپ (ابراہیم بن مہریار) کے پاس بہت زیادہ مال (جو امامؑ کے ساتھ مربوط تھا) جمع ہو گیا تھا میرا باپ اس مال کو لے کر کشتی میں سوار ہوا اور میں بھی ان کے ساتھ تھا راہ میں انہیں سخت بخار نے آگھیرا تو میرے بابا نے کہا مجھے واپس لے چلو۔ یہ بیماری موت لگتی ہے اور مجھے اس مال کے بارے میں خدا سے ڈرنے (اس کی حفاظت کرنے اور امام زمان تک پہنچانے) کی وصیت کی اور خود تین دن کے بعد فوت ہو گیا تو اس وقت میں نے اپنے (اس مال کے بارے) دل میں کہا کہ میرا باپ کسی نامناسب چیز کی وصیت کرنے والا نہیں تھا میں یہ مال اٹھا کر عراق لے جا کر دریا کے کنارے ایک مکان کرایہ پر لے لیتا ہوں اور کسی کو کسی چیز کی خبر نہیں دوں گا اگر کوئی چیز واضح ہو گئی جس طرح ابومحمد کے زمانہ میں واضح تھی تو یہ مال وہاں خرچ کروں ورنہ اپنی ضروریات اور خواہشات میں صرف کروں گا پس میں نے عراق میں آیا کر دریا کے کنارے ایک مکان کرایہ پر لیا اور کچھ دن وہاں رہا کہ اچانک ایک قاصد رقعہ لے کر آیا جس میں تحریر تھا کہ اے محمد تمہارے پاس یہ یہ مال ہے یہاں تک کہ تمام

اس مال کو جو میرے پاس تھا اور بیان کیا اور اس کے ضمن میں کچھ ایسی چیزیں بھی بیان کیں جن کا مجھے علم نہیں تھا پس میں نے وہ قاصد کے سپرد کر دیا اور بقیہ امام وہیں رہا لیکن میرے پاس کوئی نہ آیا جس سے میں غمزدہ ہو گیا پس میری طرف رقعہ آیا کہ ہم نے تجھے تیرے باپ کا قائم مقام کیا پس اللہ کی حمد و تعریف کرو۔

۲۔ دوسری خبر

محمد بن ابو عبداللہ سیاری نے روایت کی ہے کہ میں نے مہر زبانی حارثی کی اشیاء (ناحیہ مقدسہ) پہنچائیں جن میں سونے کا کنگن بھی تھا۔

پس وہ قبول کر لیں گئیں اور کنگن مجھے واپس کیا گیا اور مجھے اسے توڑنے کا حکم دیا گیا پس میں نے اسے توڑا تو اس کے اندر چند ایک شقال لوہا تانبا اور پتیل تھا پس میں نے کھوٹ نکال لیا اور خالص سونا دوبارہ بھیج دیا تو وہ قبول ہوا۔

۳۔ تیسری خبر

علی بن محمد سے روایت ہے کہ اہل سواد (اہل عراق) میں سے ایک شخص نے کچھ مال جناب الزمانؑ کی خدمت میں بھیجا تو واپس کر دیا اور کہا گیا کہ اپنے چچا کی اولاد کا حق اس میں سے نکالو اور وہ چار سو درہم ہیں۔ اس شخص کے پاس زمین تھی جس میں اس کے چچا کی اولاد بھی شریک تھی لیکن اس نے ان سے روک رکھی تھی پس اس نے غور و فکر کیا تو واقعاً اس کے چچا کی اولاد کا چار سو درہم حق بنتا تھا اس نے وہ نکال کر باقی مال بھیجا تو وہ قبول کر لیا گیا۔

۴۔ چوتھی خبر

قاسم بن علا کہتا ہے کہ میرے ہاں چند لڑکے پیدا ہوئے ہیں امام زمانؑ کی خدمت میں خط لکھتا اور ان کے لیے دعا کا سوال کرتا لیکن آپؑ ان کے متعلق کچھ بھی نہ لکھتے پس وہ سب مر گئے اور جب میرا بیٹا حسین پیدا ہوا تو میں نے دعا کرنے کے لیے خط لکھا تو مجھے جواب دیا گیا کہ الحمداللہ وہ زندگی والا ہے۔

۵۔ پانچویں خبر

علی بن محمد نے ابو عبداللہ بن صالح سے روایت کی ہے کہ ایک سال میں بغداد گیا اور جب وہاں سے چلنے کا ارادہ کیا تو تاخیر مقدمہ (امام زمانؑ) سے اجازت چاہی تو مجھے اجازت نہ ملی (چنانچہ قافلہ سے بچھڑ کر رکنا پڑا) اور میں قافلہ کے نہروان کی طرف جانے کے بائیس دن بعد تک وہیں مقیم رہا۔ اس کے بعد مجھے جانے کی اجازت ملی اور کہا گیا کہ بدھ کو چلنا۔ لہٰذا میں چل پڑا قافلہ سے جا ملنے کی تو کوئی امید تک نہ تھی۔ میں نہروان پہنچا تو دیکھا قافلہ ابھی تو ہیں ٹھہرا ہوا تھا۔ میں نے وہاں جا کر اپنے اونٹ کو چارہ کھلایا کہ اتنی دیر میں قافلہ نے کوچ کیا اور میں بھی چل پڑا اور یہ سب کچھ اس طفیل ہوا کہ امام نے میرے لیے سلامتی کی دعا کی تھی۔ الحمداللہ جملہ تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔

۶۔ چھٹی خبر

علی بن محمد نے نصر بن صباح بلخی سے اس نے محمد بن یوسف شاشی سے روایت کی وہ کہتا ہے کہ میرے ایک ناسور نکل آیا میں نے اطباء کو دیکھایا اور اس پر مال خرچ

کیا لیکن دوا نے کوئی اثر نہ کیا تو میں نے آپؑ کی طرف ایک رقعہ لکھا جس میں دعا کا سوال کیا تو میری طرف تحریر ہو کر آیا کہ خدا تجھے عافیت کا لباس پہنائے اور تجھے دنیا و آخرت میں ہمارے ساتھ قرار دے پس ایک جمعہ نہیں گزرا تھا کہ مجھے عافیت و شفا نصیب ہوئی اور وہ جگہ ہتھیلی کی طرح صاف وشفاف ہوگئی تو میں نے اپنے ایک واقف طبیب کو بلا کر زخم کی جگہ والا نشان دکھایا تو وہ کہنے لگا ہم تو اس کی دوا نہیں جانتے (اور نہ ہی ہمارے پاس علاج ہے) بغیر کسی وہم وگمان کے یہ اللہ ہی نے تجھے شفا بخشی ہے۔

۷۔ساتویں خبر

علی بن محمد نے علی بن حسین یمانی سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے کہ میں بداد میں تھا تو یمانیوں کا قافلہ تیار ہوا اور میں نے بھی چاہا کہ ان کے ساتھ چلا جاؤں چنانچہ میں نے آپؑ کی جانب لکھ کر اس بارے میں اجازت چاہی جواب آیا ان کے ساتھ نہ جاؤ کیونکہ تمہارے ان کے ساتھ جانے میں کوئی اچھائی اور خیر نہیں ہے اور کوفہ میں قیام کرو۔

وہ کہتا ہے کہ

میں وہیں مقیم رہا اور قافلہ چلا گیا پس بنوحنظلہ نے ان کے خلاف خروج کیا اور انہیں ہلاک وتباہ کیا۔

وہ کہتا ہے کہ

میں نے پھر خط لکھا اور پانی کے راستہ جانے کی اجازت چاہی تو اس کی بھی مجھے اجازت نہ ملی تو میں نے ان کشتیوں کے متعلق لوگوں سے پوچھا جو اس سال سمندر کے راستے گئیں تھیں تو مجھے معلوم ہوا کہ کوئی کشتی بھی صحیح وسالم نہیں بچی ان کے خلاف ایک قوم نے خروج کیا جنہیں بوارح کہتے ہیں اور انہیں لوٹ لیا۔

۸۔آٹھویں خبر

علی بن حسین کہتا ہے کہ

میں سامرہ گیا اور غروب کے وقت میں دروازے پر پہنچا میں نے کسی سے بات نہیں کی اور نہ میں نے کسی سے جان پہچان پیدا کی ضرورت سے فارغ ہونے کے بعد میں مسجد میں نماز پڑھنے لگا اچانک ایک خادم میرے پاس آکر کہنے لگا کہ اٹھو، میں نے کہا کہ کہاں وہ کہنے لگا گھر کی طرف، میں کہنے لگا کہ میں کون ہو شاید تجھے میرے علاوہ کسی کے پاس بھیجا گیا ہے تو وہ کہنے لگا نہیں میں تو تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں اور تم علی بن حسین ہو، اس کے ساتھ ایک لڑکا تھا پس اس نے اس سے کوئی راز کی بات کہی جسے میں نہ سمجھ سکا یہاں تک کہ میرے پاس وہ تمام چیزیں لے کر آیا کہ جن کی ضرورت تھی میں تین دن تک اس کے پاس رہا اور میں نے اس سے گھر کے اندر زیارت کرنے کی اجازت چاہی تو مجھے اجازت ملی اور میں نے رات کو زیارت کی۔

۹۔نویں خبر

حسن بن فضل ہمانی نے کہا ہے کہ

میرے باپ نے اپنے ہاتھ سے خط لکھا تو اس کا جواب آیا پھر اس نے اپنے اصحاب کے فقہاء میں سے ایک بڑے شخص کے ہاتھ سے خط لکھوا کر بھیجا تو اس کا جواب نہ آیا پس ہم نے دیکھ بھال کی تو وہ شخص قرامطہ (ایک خارجی فرقہ) کی طرف بدل گیا تھا۔

۱۰۔دسویں خبر

حسن بن فضل نے ذکر کیا ہے وہ کہتا ہے کہ

میں عراق گیا اور پکا ارادہ کیا کہ میں اس وقت تک وہاں سے نہیں نکلوں گا جب تک معاملہ (امامت مہدیؑ) مجھ پر پوری طرح واضح نہیں ہو جاتا میں بینہ اور دلیل نہ پالوں اور میری تمام حاجات پوری نہ ہوں اگرچہ مجھے اتنا رہنا پڑے کہ میں صدقہ لے کر گزارا کروں۔

وہ کہتا ہے کہ

اس دوران میرا سینہ تنگ ہو گیا اور مجھے خوف ہوا حج کے فوت ہونے کا۔

تو وہ کہتا ہے کہ

میں ایک دن محمد بن احمد کے پاس آیا اور ان دنوں وہ سفیر تھا اور اس سے تقاضا کیا تو وہ کہنے لگا کہ فلاں فلاں مسجد کی طرف جاؤ تو وہاں تجھے ایک مرد ملے گا۔

وہ کہتا ہے کہ

میں وہاں گیا تو میرے پاس ایک مرد آیا اور جب اس نے میری طرف دیکھا تو وہ ہنس پڑا اور کہنے لگا تو غم گین نہ ہو پس تو عنقریب اسی سال حج کرے گا اور صحیح وسالم اپنے اہل خانہ اور اولاد کی طرف واپس جائے گا پس میں مطمئن ہو گیا اور میرے دل میں سکون آ گیا اور میں نے کہا کہ یہ ہی اس کا مصداق ہے (جو واضح دلیل میں چاہتا تھا وہ مل گئی ہے۔مترجم)

وہ کہتا ہے کہ پھر میں سامرہ گیا تو میری طرف ایک تھیلی بھیجی گئی جس میں کچھ دینار اور ایک کپڑا تھا تو اس سے مجھے دکھ ہوا اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ اس قوم کے نزدیک میری یہ جزا اور بدلہ ہے (یعنی میں نے آنحضرتؑ کی ملاقات کے لیے سفر کی صعوبتیں جھیلی ہیں تو وہ مجھے یہ کچھ دے رہے ہیں جس طرح ہمارے طور طریقے بھی یہی ہیں کہ اگر کوئی حاجت پوری نہ ہوئی تو خدا، رسول اور آئمہ اہل بیت سے ناراض ہو

جاتے ہیں گویا ہم نے ان کو مان کر انہیں احسان مند کیا ہے اور اگر ہم نہ مانتے تو ان کی شان میں فرق آ جاتا اگر تجزیہ کیا جائے تو ہمارا مقصد ان کو ماننے سے حصول دینا کے علاوہ کچھ نہیں، حالانکہ دنیا اور اس کی نعمات کی تو کوئی حیثیت ہی نہیں، اصل مقصد تو نعمات اخروی کا حصول ہے خداوند عالم ہمیں ان کی صحیح معرفت عطا کرے اور ہم راضی برضا رہیں اور ان کے صدقہ میں دنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانی سے ہم کنار رہوں، مترجم) اور میں نے جہالت سے کام لیا اور انہیں واپس کر دیا پھر اس کے بعد میں سخت نادم و پشیمان ہوا اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں نے اپنے مولا کے عطیہ کو رد کر کے کفرانِ نعمت کیا ہے اور میں نے ایک رقعہ لکھا جس میں اپنے فعل بد کی معذرت چاہی اور اپنے گناہ کا اعتراف کیا اور اپنی لغزش سے استغفار کی اور وہ خط بھیج دیا اور میں نماز کے لیے وضو کرنے کی خاطر اٹھا اس حالت میں اپنے دل میں سوچتا اور کہتا تھا کہ اگر مجھے دینار واپس کیے گئے تو میں ان کی گرہ کو نہیں کھولوں گا اور ان میں کوئی تصرف نہیں کروں گا یہاں تک کہ انہیں اپنے باپ کے پاس لے جاؤں گا کیونکہ وہ مجھ سے بہتر جانتا ہے پس میری طرف وہی قاصد آیا جو تھیلی لے کر آیا اور اس نے آ کر بتایا کہ مجھے (قاصد کو) کہا گیا کہ تو نے اچھا نہیں کیا تو نے اس مرد کو نہیں جنوایا (یعنی حسن جن فضل کو) کہ ہم بسا اوقات ابتداً اپنے دوستوں کے ساتھ اور بعض اوقات وہ خود ہم سے ان چیزوں کا تبرک کے طور پر سوال کرتے ہیں (آنے والوں کا مقصد مال دینا نہیں ہوتا اور نہ ہی یہ ان کی صعوبتوں اور سختیوں کے جھیلنے کا بدلہ ہے) میرے نام ایک رقعہ بھی تھا تو نے ہماری نیکی کو رد کر کے غلطی کی ہے اب چونکہ تو نے اللہ سے استغفار کی ہے تو اللہ تجھے بخش دے گا اور اب جب تیرا ارادہ اور تیری نیت اس پر ہے کہ جو ہم تجھے دے رہے تھے اگر اب واپس کر دیں تو تم اس میں کوئی تصرف نہیں کرو گے اور راستہ میں اس سے فائدہ و نفع نہیں

اٹھاؤ گے تو ہم نے تجھ سے صرف نظر کرتے ہوئے رقم روک لی ہے البتہ کپڑا لے لوتا کہ حج کے لیے اس میں احرام باندھو وہ کہتا ہے میں نے دو مقصد لکھے تھے تیسرا بھی لکھنا چاہتا تھا پھر اس خوف سے نہیں لکھا کہ کہیں ناپسند نہ فرمائیں تو ان دونوں کا جواب آیا اور تیسری چیز ہے جسے میں نے نہیں لکھا تھا اس کا بھی تفسیر و تشریح کے ساتھ جواب آیا۔ والحمداللہ

راوی (حسن بن فضل) کہتا ہے کہ

میں نے جعفر بن ابراہیم نیشاپوری سے نیشاپور میں اتفاق کرلیا تھا کہ میں اس کے ساتھ حج کے لیے سوار ہوں گا اور میں اس کے ساتھ محمل کی ایک جانب اس کے برابر بیٹھوں گا تو جب میں بغداد پہنچا تو میرا ارادہ تبدیل ہو گیا اور ایسے ساتھی کی تلاش میں نکلا جو اونٹ کی دوسری جانب میرے مدمقابل بیٹھے کہ مجھ سے ابن وجناء ملا اور میں (آج اس کے ملنے سے پہلے) ایک دفعہ اس کے ہاں آیا تھا اور اس سے خواہش کی تھی کہ وہ میرے لیے کرایہ پر سواری لے تو میں نے اسے دیکھا کہ وہ اسے ناپسند کر رہا ہے پس جب (اس دفعہ) اس کی ملاقات ہوئی تو وہ مجھے کہنے لگا کہ میں نے تجھے تلاش کر رہا تھا اور مجھے امام کی جانب سے) کہا جائے کہ وہ تمہارے ساتھ جائے گا اس سے اچھا معاشرت و سلوک کرنا اور اس کے لیے عدیل (اونٹ کی دوسری طرف پر بیٹھنے والا) تلاش کرو اور اس کے لیے کرایہ کی سواری بھی لو۔

۱۱۔ گیارہویں خبر

علی بن محمد نے حسن بن عبدالحمید سے (روایت کی) وہ کہتا ہے کہ مجھے حاجز (امامؑ کے غیر معروف سفیر) کے بارے میں شک ہوا (شک ہوا کہ وہ بھی آپ کا سفیر

ہے یا نہیں) پس میں نے کچھ چیزیں جمع کیں پھر میں سامرہ کی طرف گیا تو میری طرف جواب آیا کہ ہم میں کوئی شک نہیں اور نہ اس میں جو ہمارے حکم سے ہمارے قائم مقام ہیں جو کچھ تمہارے پاس مال ہے وہ حاجز ین یزید کو جا کر دے دو۔

۱۲۔ بارہویں خبر

علی بن محمد نے محمد بن صالح سے (روایت کی) وہ کہتا ہے کہ

جب میرا باپ فوت ہو گیا تو جملہ ذمہ داریاں مجھ پر آن پڑیں تو میرے باپ کے لوگوں کے ذمہ کچھ مضاربہ کے اموال تھے جو اموال مال غریم یعنی صاحب الامر علیہ السلام کے مال میں سے تھے۔ شیخ مفید رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لفظ غریم ایک رمز تھی جو کہ قدیم شیعوں میں معروف تھی اور اس کا خطاب آنحضرتؑ پر بطور تقیہ ہوتا تھا۔

راوی کہتا ہے کہ

میں نے آنحضرتؑ کو لکھا اور انہیں بتایا تو آپ نے مجھے بتایا کہ ان لوگوں سے مطالبہ کرو اور ان سے ادا کرنے کا تقاضا کرو چنانچہ سوائے ایک شخص کے سب نے دے دیئے اور اس کے ذمہ مال مضاربہ (کسی کو مال دیا جائے کہ وہ اس سے تجارت کرے اور نفع میں دونوں شریک ہوں) کے چار سو دینار تھے تو میں اس کے پاس آیا اور اس سے مطالبہ کیا اور وہ ٹال مٹول کرنے لگا اور اس کے بیٹے نے میری توہین کی مجھے برا بھلا کہا اور بیوقوفی کا طعنہ دیا تو میں نے اس کی شکایت اس کے باپ سے کی تو وہ کہنے لگا کہ پھر کیا ہوا اور تم کیا چاہتے ہو؟ پس میں نے اس کی داڑھی پکڑ لی اور اس کی ٹانگ پکڑ کر گھسیٹ کے اسے صحن میں لے آیا تو اس کا بیٹا نکل کر اہل بغداد کو اپنی مدد کیلئے پکارنے لگا اور وہ کہتا تھا لوگو ں ایک قمی رافضی نے میرے باپ کو قتل کر دیا تو ان میں سے بہت لوگ

میرے گرد جمع ہو گئے تو میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور میں نے کہا آفرین خوب اے اہل بغداد تم مسافر مظلوم کے مقابلہ میں ظالم کا ساتھ دیتے ہو میں ہمدان کا رہنے والا ایک اہل سنت شخص ہوں اور یہ مجھے قم کے ساتھ منسوب کرتا ہے اور مجھے رفض (رافضی) کے ساتھ تہمت لگا تا ہے تا کہ میرا حق اور میرا مال لے جائے وہ کہتا ہے کہ

پس لوگ اس کے خلاف ہو گئے اور انہوں نے چاہا کہ وہ اس کی دکان میں گھس جائیں یہا تک کہ میں نے ان کے جوش کو ٹھنڈا کیا اور سکون میں لے آیا اور اس صاحب مضاربہ نے مجھ سے خواہش کی کہ میں مضاربہ کا مال لے لوں اور اس نے طلاق کی قسم کھلائی کہ وہ اسی وقت میرا مال ادا کرے گا پس میں نے اس سے اپنا پورا مال لے لیا۔

۱۳۔ تیرہویں خبر

علی بن محمد نے ہمارے اصحاب میں سے چند افراد سے جنہوں نے احمد بن حسن اور علا بن رزق اللہ سے انہوں نے احمد بن حسن کے غلام بدر سے اس نے اپنے آقا احمد سے (روایت کی ہے) وہ کہتا ہے کہ میں مقام جبل (بغداد و آذربایجان کے درمیان ایک جگہ ہے)

میں گیا اور میں امامت کا قائل نہیں تھا اور نہ ہی میں ان میں سے کسی کو دوست رکھتا تھا جہاں تک کہ یزید بن عبداللہ فوت ہو گیا تو اس نے اپنی بیماری میں یہ وصیت کی تھی کہ اس کا گھوڑا تلوار اور اس کا کمر بند باندھنے کا ٹپکا اس کے مولا (امام مہدیؑ) کی طرف بھیجا جائے پس میں خوف میں مبتلا ہوا کہ اگر میں نے گھوڑا اذکوتکین (یہ حکومتی عباسی میں ایک ترکی امیر کا نام ہے کو نہ دیا تو وہ مجھے ذلیل کرے گا پس میں نے گھوڑا ٹپکا اور تلوار کی قیمت اپنے دل میں سات سو دینار لگائی اور یہ کسی کو نہ بتایا اور گھوڑا اذکوتکین

کو دے دیا اور اچانک عراق کی طرف سے مجھے خط ملا کہ گھوڑا، تلوار اور ٹپکا بیچ کر جو قیمت سات سو دینار تمہارے پاس ہیں وہ ہمارے ہیں ہمیں بھیج دو۔

۱۴۔ چودہویں خبر

علی بن محمد کہتا ہے کہ مجھ سے میرے ایک دوست نے بیان کیا وہ کہتا ہے کہ

میرا ایک لڑکا پیدا ہوا اور میں نے امامؑ کی خدمت میں خط لکھا اور اس میں ساتویں دن اس کا ختنہ کرنے کی اجازت چاہی تو جواب آیا کہ نہ کرو پس وہ بچہ ساتویں یا آٹھویں دن مر گیا پھر میں نے اس کی فوتگی کا خط لکھا تو جواب آیا کہ عنقریب اس کی جگہ پر دوسرا اور اس کے بعد ایک اور بچہ ہوگا پہلے کا نام احمد اور احمد کے بعد والے کا جعفر نام رکھنا اسی طرح ہوا جیسے آپؑ نے فرمایا تھا۔

راوی کہتا ہے کہ

میں حج کے لیے تیار ہوا، لوگوں سے الوداع ہوا اور میں نے خط لکھ کر آپؑ سے جانے کے لیے اجازت چاہی تو جواب آیا کہ ہم ناپسند کرتے ہیں باقی آگے تیری مرضی۔

راوی کہتا ہے کہ

اس سے میرا سینہ تنگ ہو گیا اور میں غمگین ہوا اور میں نے لکھا کہ میں آپ کے ارشاد کو سن کر اطاعت کرتے ہوئے ٹھہر رہا ہوں ورنہ حج سے رہ جانے کا غم اور دکھ ہے تو جواب آیا کہ تیرا سینہ تنگ نہ ہو تم عنقریب اگلے سال حج کرو گے پس جب اگلا سال آیا تو میں نے لکھا اور اجازت چاہی تو اجازت آ گئی اور میں نے لکھا کہ میں محمد بن عباس کو اپنا عدیل (اونٹ کا ساتھی بنا رہا ہوں مجھے اس کی دیانت وصیانت پر وثوق ہے تو جواب آیا کہ اسدی اچھا عدیل ہے اگر وہ آئے تو اس پر کسی کو ترجیح نہ دینا پس وہ آیا تو میں نے

اسے اپنا عدیل بنالیا۔

۱۵۔ پندرہویں خبر

مجھے ابوالقاسم جعفر بن محمد نے خبر دی محمد بن یعقوب سے اس نے علی بن محمد سے اس نے حسن بن عیسیٰ مریضی سے وہ کہتا ہے کہ

مجھے ابومحمد حسن عسکری بن علی علیہما السلام چل بسے تو اہل مصر میں سے ایک شخص کچھ مال صاحب الامر علیہ السلام کے لیے لے کر آیا تو لوگوں نے اس کے سامنے اختلاف کیا بعض نے کہا کہ ابومحمدؑ بغیر خلیفہ کے اس دنیا سے گئے ہیں، بعض نے کہا کہ امام حسن عسکریؑ کا خلیفہ آپ ہی کا بھائی جعفر سے اور بعض نے کہا کہ ان کے بعد ان کا فرزند امام مہدیؑ ہے پس ایک شخص کو جس کی کنیت ابوطالب تھی سامرہ کی طرف بھیجا گیا کہ وہ اس معاملہ امامت اور اس کی صحت میں جستجو کرے اور اس کے ساتھ ایک خط تھا پس وہ جعفر کے پاس گیا اور اس سے دلیل و برہان کا مطالبہ کیا تو وہ کہنے لگا کہ اس وقت میرے پاس دلیل موجود نہیں۔ پھر وہ شخص امام زمانؑ کے دروازہ پر گیا اور ان اصحاب کی طرف خط بھیجا جو سفارت پر اور پہنچانے پر معین تھے تو اسے جواب آیا خدا تجھے تیرے ساتھی کا اجر دے، وہ فوت ہوگیا ہے اور اس نے اس مال کی جو اس کے ہمراہ تھا ایک قابل وثوق شخص کو(کہ وہ وصیت کی ہے کہ جس طرح چاہے کرے اور اس کے خط کا جواب آ گیا اور فوت ہونے اور وصیت کی خبر ویسے ہی نکلی جس طرح کہ کہا گیا تھا۔

۱۶۔ سولھویں خبر

اور اسی اسناد کے ساتھ علی بن محمد سے (روایت ہے) وہ کہتا ہے کہ

اہل آبہ میں سے ایک شخص کوئی چیز لے کر آپؑ کے لیے آیا تا کہ اسے پہنچائے

اور تلوار آ یہ میں بھول آیا کہ جس کو لانا چاہتا تھا تو جب وہ روشی پہنچ گئے تو اسے اس چیز کے موصول ہونے کی اطلاع کرتے ہوئے خط میں کہا گیا کہ اس تلوار کی خبر ہے جو تو بھول آیا ہے۔

۱۷۔ سترہویں خبر

اور اسی اسناد کے ساتھ علی بن محمد سے محمد بنش اذان نیشاپوری سے (روایت کی ہے وہ کہتا ہے کہ

میرے پاس چارسواسی درہم سہم امام علیہ السلام جمع ہو گئے۔ میں نے یہ اچھا نہ سمجھا کہ ناقص بھیجوں لہٰذا اپنی طرف سے بیس درہم کا وزن کر کے اسدی کو بھیج دیئے اور اسمیں میں نے اپنا مال نہ لکھا تو جواب آیا کہ پانچ سو درہم مل گئے ہیں جن میں سے بیس تیرے ہیں۔

۱۸۔ آٹھارہویں خبر

حسن بن محمد اشعری نے کہا کہ امام حسنؑ عسکری کے زمانہ میں آپؑ (امام حسن عسکریؑ) کا خط آتا تھا کہ فارس بن حاتم بن ماہویہ کے قاتل جنید۔

اور ابوالحسن اور ایک دوسرے شخص کو ان کا حساب دے دیا جائے اور جب ابومحمدؑ چل بسے تو حضرت صاحب الامرؑ کا نئے سرے سے خط آیا کہ ابوالحسن اور اس کے ساتھی کا حساب جاری رکھا جائے لیکن جنید کے بارے میں کچھ نہیں تھا۔

راوی کہتا ہے کہ

مجھے اس سے اندیشہ ہوا تو اس کے بعد ہی جنید کے مرنے کی خبر آ گئی۔

۱۹۔انیسویں خبر

علی بن محمد نے ابو عقیل عیسیٰ بن نصر سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے کہ

علی بن زیاد ضمیری نے خط لکھا جس میں کفن کا سوال تھا تو آپؑ نے لکھا کہ تجھے اس کی اسی سال کی عمر میں صرف ہوگی پس وہ اسی سال میں فوت ہوا اور اس کی موت سے چند روز پہلے اس کے لیے کفن بھیجا گیا۔

۲۰۔بیسویں خبر

علی بن محمد نے محمد بن ہارون بن عمران ہمدانی سے (روایت کی ہے) وہ کہتا ہے کہ ناحیہ مقدسہ (یعنی امام زمانہؑ) کے میرے ذمہ پانچ سو دینار تھے اور اس کے نقد ادا کرنے کی طاقت نہیں تھی تو میں نے اپنے دل میں سوچا کہ میری دکانیں جنہیں میں نے پانچ سو تیس دینار میں خریدا ہے انہیں پانچ سو دینار میں ناحیہ مقدسہ کے لیے قرار دیتا ہوں لیکن منہ سے کچھ نہیں بولا ادھر امام زمانؑ نے محمد بن جعفر کو لکھا کہ محمد بن ہرون سے دکانوں کا قبضہ پانچ سو دینار میں لے لو جو تمہارے اس کے ذمہ ہیں۔

۲۱۔اکیسویں خبر

مجھے خبر دی ابوالقاسم نے محمد بن یعقوب سے اس نے علی بن محمد سے وہ کہتا ہے کہ جناب حضرت صاحب العصر والزمانؑ کی طرف کاظمین و کربلا کی زیارت کو جانے سے نہی و ممانعت کا فرمان صادر ہوا ان دونوں مقاموں میں رہنے والو پر سلام ہو۔

چند ماہ ہی گزرے تھے کہ حاکم وقت نے اپنے وزیر باقطانی کو بلا کر کہا کہ فرات و برس (حلہ و کوفہ کے درمیان) جہاں شیعان محمدؐ و آل محمدؐ بستے تھے) کے لوگوں کو کاظمین و کربلا کی

زیارت سے میرے حکم کے مطابق روک دو اور جو زائر ہیں ان کی نگرانی کرتے ہوئے گرفتار کر لیا جائے۔

حضرت قائم آل محمدؑ کی اس قسم کی اخبار کتابوں میں بہت زیادہ ہیں جس سے کتاب طویل ہو جائے گی اور جو کچھ میں نے اسے تحریر کی ہیں وہی کافی ہیں اللہ ہی کے لیے حمد اور اسی کا احسان ہے۔

ظہور امام مہدیؑ کی علامات وحوادث

تو ان علامات میں سے ہے سفیانی کا خروج، سید حسنی کی شہادت بنی عباس کا دنیاوی ملک میں اختلاف، پندرہ رمضان کو سورج گرہن اور آخر رمضان میں عادات کے خلاف چاند گہن، مقام بیداء کا زمین کے اندر دھنس جانا مشرق اور مغرب میں زمین کا اندر کو دھنس جانا، زوال کے وقت سے عصر کے وقت تک سورج کا رک جانا، مغرب سے سورج کا طلوع کرنا، نفس ذکیہ کا کوفہ کی پشت پر ستر صالحین کی جماعت کے ساتھ شہید ہونا ایک ہاشمی کا رکن ومقام کے درمیان ذبح ہونا مسجد کوفہ کی دیوار کا گرنا خراسان کی طرف سے سیاہ جھنڈوں کا آگے بڑھنا، یمانی کا خروج کرنا مغرب کا مصر میں ظہور اور شامات کو اپنی ملکیت میں لانا، جزیرہ میں ترکوں کا اترنا اور رملہ میں روم کا نزول، مشرق میں ایک ستارے کا طلوع جو چاند کی طرح روشنی دے گا پھر وہ ٹیڑھا ہوگا یہاں تک کہ قریب ہوگا کہ اس کے دونوں کنارے مل جائیں، آسمان میں سرخی کا ظاہر ہو کر اطراف میں پھیل جانا طول مشرق میں آگ کا ظاہر ہونا اور تین یا سات دن تک فضا میں باقی رہنا عرب کا اپنی مہاریں اتار کر شہروں کا مالک ہو جانا اور ان شہروں کا عجمی بادشاہ کے تسلط سے نکل جانا اہل مصر کا اپنے امیر کو قتل کرنا شام کا برباد ہو کر تین مختلف جھندوں کا ہونا قیس وعرب کے جھنڈوں کا مصر میں داخل ہونا قبیلہ کندہ کے جھنڈوں کا خراسان کا رخ کرنا، مغرب کی طرف سے گھوڑوں کا ورود یہاں تک کہ وہ نجف کی حدود حیرہ کے صحن میں باندھے جائیں گے، سیاہ جھنڈوں کا مشرق کی طرف سے حیرہ کی طرف بڑھنا

دریائے فرات کے پانی کا زیادہ ہوکر کوفہ کی گلیوں میں داخل ہونا، ساٹھ جھوٹوں کا خروج جو سب کے سب نبوت کا دعویٰ کریں گے، آل ابو طالبؑ میں سے بارہ افراد کا خروج جو سب کے سب امام کا دعویٰ کریں گے، بنی عباس کے گروہ میں سے ایک بزرگ شخص کا مقام جلولا اور خانقین کے درمیان جلایا جانا، بغداد شہر میں محلہ کرج کے نزدیک پل باندھنا، وہاں کے درمیان میں سیاہ آندھی کا پھیلنا، زلزلہ کا آنا جس سے بغداد کا زیادہ تر حصہ زمین میں دھنس جائے گا اور خوف و ہراس جو اہل عراق و بغداد کو گھیر لے گا، اچانک اموات کا واقعہ ہونا، مال و جان اور پھلوں میں کمی ہونا وقت و بے وقت ٹڈی دل کا ظاہر ہونا جو زراعت و غلات کو تباہ کر دے گی لوگ زراعت کریں گے لیکن غلہ کم ہوگا، عجم (ایران) میں دو گروہوں کا آپس میں اختلاف کرنا اور ان کے درمیان بہت زیادہ خون بہنا، غلاموں کا اپنے آقاؤں کی اطاعت سے نکل جانا اور ان کا اپنے سرداروں کو قتل کرنا، اہل بدعت میں سے ایک قوم کا مسخ ہوکر بندر اور خنزیر بن جانا اور سرداروں کے شہروں پر غلاموں کا غلبہ حاصل کرنا، آسمان سے ایک پکار کا آنا کہ جسے سب اہل زمین سنیں گے اور ہر زبان والا اپنی ہی زبان میں سنے گا، ایک چہرہ اور سینہ سورج کی ٹکیہ میں آسمان سے لوگوں کے لیے ظاہر ہوگا مردے قبروں سے اٹھ کھڑے ہوں گے اور دنیا کی طرف پلٹ آئیں گے پس وہ ایک دوسرے کو پہچانیں گے اور ایک دوسرے کی ملاقات کریں گے پھر ان سب کا خاتمہ چوبیس متصل بارشوں پر ہوگا کہ جن سے زمین مردہ ہونے کے بعد زندہ ہوجائے گی اور اس کی برکتیں پہچانی جائیں گی اور اس کے بعد ہر آفت و مصیبت حق کے عقیدہ رکھنے والے مہدیؑ کے شیعوں سے زائل ہو جائے گی اور اس وقت انہیں پتہ چل جائے گا کہ آپ نے مکہ میں ظہور کیا ہے اور وہ آپ کی نصرت و مدد کے لیے آپ کا رخ کریں گے جس طرح کہ اس سلسلہ میں اخبار و

روایات آئی ہیں ان واقعات میں سے کچھ حتمی ہیں اور کچھ مشروط ہیں اور خدا بہتر جانتا ہے جو کچھ ہونے والا ہے ہم نے تو انہیں ذکر کر دیا جس طرح کہ وہ کتب میں تحریر ہیں اور جس طرح آثار منقولہ انہیں اپنے ضمن میں لیے ہوئے ہیں اور اللہ سے ہم اعانت و مدد چاہتے ہیں اور اسی سے ہی توفیق مانگتے ہیں۔

ا۔پہلی خبر

مجھے خبر دی ابوالحسن علی بن بلال مہلبی نے وہ کہتا ہے کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن جعفر مودب (موذن) نے احمد بن ادریس سے اس نے علی بن محمد بن قتیبہ سے اس نے فضل بن شاذان سے اس نے اسماعیل بن صباح سے وہ کہتا ہے کہ

میں نے اپنے اصحاب میں سے شیخ بزرگ سے سنا جو سیف بن عمیرہ کے حوالہ سے ذکر کرتا تھا وہ کہتا ہے کہ میں ابوجعفر منصور کے پاس تھا کہ اس نے مجھ سے بغیر تمہید کے ابتداءً کہا۔ اے سیف بن عمیرہ! آسمان سے لازمی طور پر ایک ندا دینے والا ابو طالب کی اولاد میں سے ایک شخص کا نام لے کر ندا کرے گا۔

میں نے کہا آپ پر قربان جاؤں اے امیر! یہ حدیث آپ کرتے ہیں کہنے لگا ہاں قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ تو میرے دونوں کانوں نے سنی ہے تو میں نے اس سے کہا اے امیر یہ حدیث تو میں نے اس وقت سے پہلے نہیں سنی تو منصور نے کہا اے سیف یہ حدیث حق ہے پس جب وہ ندا ہوگی تو ہم سب سے پہلے لبیک کہیں گے کہ قبول کریں گے لیکن یہ ندا ہمارے چچا زاد بھائیوں میں سے ایک کے نام ہوگی تو میں نے کہا وہ مرد اور اولاد فاطمہؑ میں سے ہے تو اس نے کہا ہاں اے سیف! اگر میں نے یہ حدیث ابوجعفر محمد باقر بن علی زین العابدینؑ سے نہ سنی ہوتی اور تمام اہل زمین مجھ سے

بیان کرتے تو میں ان سے قبول نہ کرتا لیکن وہ تو محمد بن علی علیہما السلام ہیں۔

۲۔ دوسری خبر

یحییٰ بن ابو طالب نے علی بن عاصم سے اس نے عطاء بن سائب سے اس نے اپنے باپ سے اس نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے کہ

رسول اللہؐ نے فرمایا، اس وقت قیامت نہیں ہوگی جب تک میری اولاد میں سے مہدیؑ ظہور نہ کرے اور مہدیؑ ظہور نہیں کرے گا جب تک ساٹھ جھوٹے شخص خروج نہ کریں گے جن میں سے ہر ایک کہے گا کہ "میں نبی ہوں"

۳۔ تیسری خبر

مجھ سے فضل بن شاذان نے اس نے آگے جس سے روایت کی ہے اور اس شخص نے ابوحمزہ ثمالی سے وہ کہتا ہے کہ میں نے ابوجعفرؑ سے عرض کیا (کیا) سفیانی کا خروج حتمی علامات میں سے ہے فرمایا ہاں ندائے آسمانی اور سورج کا مغرب سے طلوع کرنا بنی عباس کا حکومت میں اختلاف، نفس زکیہ کا قتل اور خروج قائم آل محمدؐ یہ سب کی سب حتمی ہیں تو میں نے عرض کیا کہ ندا کس طرح ہوگی تو آپ نے فرمایا دن کے پہلے حصہ میں آسمان سے ندا آئے گی یاد رکھو کہ بے شک حق علی اور اس کے شیعوں کے ساتھ ہے پھر ابلیس دن کے آخری حصہ میں زمین سے پکارے گا یاد رکھو بے شک حق عثمان اور اس کے شیعوں کے ساتھ ہے تو اس وقت باطل پرست شک میں پڑ جائیں گے۔

۴۔ چوتھی خبر

حسن بن علی وشاء نے احمد بن عائذ سے اس نے ابوخدیجہ سے اس نے ابوعبداللہ علیہ

السلام سے (روایت کی ہے) کہ آپؑ نے فرمایا کہ

اس وقت تک قائم خروج نہیں کریں گے جب تک ان سے پہلے بنی ہاشم میں سے بارہ افراد خروج نہ کریں کہ جن میں سے ہر ایک اپنی طرف دعوت دے گا۔

۵۔ پانچویں خبر

محمد بن ابو البلاد نے علی بن محمد ازدی سے اس نے اپنے باپ سے جس نے اپنے دادا سے (روایت کی ہے) وہ کہتا ہے کہ

امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ

قائم علیہ السلام سے پہلے سرخ موت اور سفید موت ہے اور ٹڈی دل کا وقت (بے وقت آنا جو خون کے رنگ کی طرح ہوگی پس سرخ موت سے مراد تو تلوار ہے اور سفید موت سے مراد طاعون و وباء ہے۔

۶۔ چھٹی خبر

حسن بن محبوب نے عمرو بن ابو مقدام سے اس نے جابر جعفی سے اس نے ابوجعفرؑ سے (روایت ہے آپؑ نے فرمایا

زمین سے لپٹے رہو اور ہاتھ پاؤں کو حرکت نہ دو جب تک کہ وہ علامات نہ دیکھ لو جنہیں تمہارے لیے ذکر کرتا ہوں اور میں نہیں دیکھتا کہ تم انہیں پاسکو بنی عباس کا اختلاف، منادی جو آسمان سے ندا کرے اور شام کی ایک بستی کا زمین میں دھنس جانا جسے جابیہ کہیں گے، ترکوں کا جزیرہ میں، روم کا رملہ میں نزول اور اس وقت ہر خطہ زمین میں زیادہ اختلاف ہونا یہاں تک کہ شام برباد ہو جائے گا اور اس کے برباد ہونے کا سبب یہ ہے کہ اس میں تین جھنڈے جمع ہو جائیں گے سفید سرخی مائل جھنڈا مختلف رنگوں

والا جھنڈا اور سفیانی کا جھنڈا۔

۷۔ساتویں خبر

علی بن حمزہ نے ابوالحسن موسیٰؑ سے (روایت کی ہے) خدا کے اس ارشاد کے بارے میں ایا تنا فی الا فاق وفی انفسہم حق یتبین لہم انہ الحق۔عنقریب ہم اطراف عالم میں اور ان کے وجود میں اپنی آیات ونشانیاں انہیں دکھائیں گے تا کہ ان کے لیے واضح ہو جائے کہ وہ حق ہے)

آنحضرتؑ نے فرمایا

آفاق میں فتنے اور دشمنان حق میں مسخ ہونا ہوگا۔

۸۔آٹھویں خبر

وہب بن ابوحفص نے ابوبصیر سے (روایت کی ہے) وہ کہتا ہے کہ

میں نے ابوجعفر علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے میں نے سنا خدا کے اس قول میں

اِنۡ نَّشَاۡ نُنَزِّلۡ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتۡ اَعۡنَاقُهُمۡ لَهَا خٰضِعِيۡنَ۝۴ اگر ہم چاہیں تو آسمان سے ایسی نشانی ان کی طرف نازل کریں کہ جس کے سامنے ان کی گردنیں جھک جائیں۔(سورہ اشعراء)

فرمایا

عنقریب خدا انکے لیے ایسا کرے گا۔میں نے کہا کہ وہ کون لوگ ہیں فرمایا بنوامیہ اور ان کے شیعہ تو میں نے عرض کیا وہ آیت کیا ہے فرمایا کہ زوال سے لے کر عصر کے وقت تک سورج کا ایک جگہ رک جانا اور ایک مرد کے سینہ اور چہرے کا سورج کی ٹکیہ میں ظاہر ہونا جو اپنے حسب ونسب سے پہچانا جائے گا اور یہ سفیانی کے زمانہ میں ہوگا

اوراس وقت اس کی اوراس کی قوم کی ہلاکت وتباہی ہوگی۔

۹۔نویں خبر

عبداللہ بن بکیر نے عبدالما لک بن اسماعیل سے اس نے اپنے باپ سے اس نے سعید بن جبیر سے (روایت کی ہے) نے کہا کہ

وہ سال جس میں مہدی علیہ السلام قیام وظہور فرمائیں گے چوبیس دن زمین پر بارش ہوگی کہ جس کے آثار وبرکات دیکھے جائیں گے۔

۱۰۔دسویں خبر

فضل بن شاذان نے احمد بن محمد بن ابونصر سے اس نے ثعلبہ ازدی سے (روایت کی ہے)وہ کہتا ہے کہ

ابوجعفر نے فرمایا دونشانیاں قیام قائم سے پہلے ہوں گی، پندرہ رمضان کوسورج گرہن اورآخر رمضان میں چاند گہن (خلاف عادت ہوگا)

راوی کہتا ہے کہ

میں نے عرض کیا فرزند رسولؐ! کیا سورج گرہن آخر مہینہ میں اور چاند گہن پندرہ کو؟ تو ابوجعفر نے فرمایا میں بہتر جانتا ہوں جو کچھ میں نے کہا ہے یہ دونوں ایسی نشانیاں ہیں کہ آدمؑ کے زمین پر اترنے کے وقت سے اب تک نہیں ہوئیں۔

۱۱۔گیارہویں خبر

ثعلبہ بن میمون نے شعیب عداد سے اس نے صالح بن میثم سے وہ کہتا ہے

میں نے ابوجعفرؑ کو کہتے ہوئے سنا قیام قائم اورنفس زکیہ کے قتل ہونے کے

درمیان پندرہ راتوں سے زیادہ فاصلہ نہیں ہے۔

۱۲۔ بارہویں خبر

عمرو بن شمر نے جابر سے (روایت کی ہے)

کہ میں نے ابوجعفرؑ سے عرض کیا یہ معاملہ کب ہوگا، فرمایا تب ہوگا؟ اے جابر! جب جبرہ اور کوفہ کے درمیان کثرت سے لوگ قتل ہوں گے۔

۱۳۔ تیرہویں خبر

محمد بن سنان نے حسین بن مختار اس نے ابوعبداللہؑ سے (روایت کی ہے) آپؑ نے فرمایا کہ جب مسجد کوفہ کی دیوار عبداللہ بن مسعود کے گھر والی طرف سے گر جائے گی تو اس وقت اس قوم کا ملک وسلطنت زائل ہو جائیں گے اور جب ان کا زوال ہوگا اس وقت قائم کا خروج (متوقع) ہے۔

۱۴۔ چودہویں خبر

سیف بن عمیرہ نے بکر بن محمد سے اس نے ابوعبداللہؑ سے (روایت کی ہے) آپؑ نے فرمایا

تین کا خروج سفیانی، خراسانی اور یمانی ایک سال ایک ماہ اور ایک ہی دن میں ہوگا اور ان میں کوئی جھنڈا یمانی کے جھنڈے سے زیادہ ہدایت یافتہ نہیں ہے کیونکہ وہ حق کی طرف دعوت دے گا۔

۱۵۔ پندرہویں خبر

فضل بن شاذان نے احمد بن محمد ابو نصر سے اس نے جناب ابو الحسن رضاؑ سے (روایت کی ہے) آپؑ نے فرمایا کہ جس کی طرف تم اپنی گردانیں بڑھاتے ہو (انتظار مہدیؑ اور ظہور حکومت حق) وہ نہیں ہوگا جب تک تمہیں مختار و جدا اور تمہارا امتحان نہیں کیا جائے گا اور تم میں سے باقی نہیں بچیں گے مگر تھوڑے سے پھر آپ نے یہ آیات پڑھیں "اَحَسِبَ النَّاسُ اَنۡ يُّتۡرَكُوۡۤا اَنۡ يَّقُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا وَهُمۡ لَا يُفۡتَنُوۡنَ" کیا لوگوں کا یہ گمان ہے کہ انہیں چھوڑ دیا جائے گا اس بات پر کہ وہ کہیں کہ ہم ایمان لے آئے اور ان کا امتحان نہیں لیا جائے گا؟ پھر آپؑ نے فرمایا کشائش و فرج (ظہور امام مہدیؑ) کی علامات میں سے دو مسجدوں کے درمیان کا حادثہ ہے (یعنی مسجد مکہ اور مدینہ یا مسجد کوفہ مسجد سہلہ اور ایک روایت میں "بین الحرمین" لیکن پہلا معنی قریب ہے) اور فلاں کی اولاد میں سے پندرہ دلا ور عرب کو فلاں قتل کرے گا۔

۱۶۔ سولہویں خبر

فضل بن شاذان نے معمر بن خلاد سے اس نے ابو الحسن رضا سے (روایت کی ہے) آپؑ نے فرمایا گویا میں مصر کی طرف سے آگے بڑھنے والے سبز رنگ کے جھنڈے (دیکھ رہا ہوں)

یہاں تک کہ وہ شامات (سوریہ) میں آئیں گے اور صاحب وصیات کے بیٹے کو ہدایت ورہبری کریں گے۔

۱۷۔ سترہویں خبر

حماد بن عیسیٰ نے ابراہیم بن عمر یمانی سے اس نے ابو بصیر سے اس نے ابو

عبداللہ جعفر صادقؑ سے (روایت کی ہے) وہ فرماتے ہیں کہ

اس وقت تک ان کی حکومت ختم نہیں ہوگی جب تک لوگ کوفہ میں روز جمعہ ان کے درپے نہیں ہوں گے گویا میں باب الفیل (مسجد کوفہ) اور اصحاب صابون کے درمیان سر گرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔

۱۸۔آٹھارہویں خبر

علی بن اسباط نے ابوالحسن بن جہم سے (روایت کی ہے) وہ کہتا ہے کہ

ایک شخص نے ابوالحسن رضاؑ سے کشائش وفرج (ظہور امام) کے متعلق سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا تفصیل چاہتے ہو یا تیرے لیے اجمال کروں تو اس نے کہا کہ مجھ سے مجملاً فرمایئے (تو فرمایا) جب قیس کے جھنڈے مصر میں اور کندہ کے جھنڈے خراسان میں گڑ جائیں (تب ظہور قائم آل محمدؑ ہوگا)

۱۹۔انیسویں خبر

حسین بن ابوعلائ نے ابوبصیر سے اس نے جناب ابوعبداللہؑ سے (روایت کی ہے) فرمایا

فلاں (بنی عباس) کی اولاد کے ساتھ تمہاری مسجد (یعنی مسجد کوفہ) کے پاس ایک واقعہ جمعہ کے دن ہوگا جس میں باب الفیل اور اصحاب صابون کے درمیان چار ہزار افراد قتل ہوں گے پس تم اس راستہ سے بچو اور اجتناب کرو اور زیادہ اچھی حالت میں وہ ہوگا جو انصار کے دروازے والا راستہ اختیار کرے گا۔

۲۰۔بیسویں خبر

علی بن ابوحمزہ نے ابوبصیر سے اس نے ابوعبداللہؑ سے (روایت کی ہے) آپؑ نے فرمایا ظہور قائمؑ سے پہلے والا سال زیادہ بارشوں کا ہے کہ جن میں پھل اور کھجوریں درختوں پر تباہ و برباد و خراب ہو جائیں گے تو اسمیں شک نہ کرنا۔

۲۱۔اکیسویں خبر

ابراہیم بن محمد نے جعفر بن سعد سے اس نے اپنے باپ سے اس نے جناب ابوعبداللہؑ سے (روایت کی) آپؑ نے فرمایا فتح و نصرت کے سال (ظہور کے سال) اچانک فرات کا پانی پھوٹ پڑے گا یہاں تک کہ کوفہ کے گلی کوچوں میں داخل ہو جائے گا۔

۲۲۔بائیسویں خبر

اور محمد بن مسلم کی حدیث میں ہے وہ کہتا ہے کہ

میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کو کہتے ہوئے سنا کہ قائم سے پہلے اللہ کی طرف سے ایک آزمائش ہے میں نے کہا

آپؑ پر قربان جاؤں وہ کیا ہے تو آپ نے پڑھا **وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۭ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۱۵۵** اور البتہ ضرور ہم تمہاری آزمائش کریں گے خوف و بھوک میں سے کسی چیز سے اور مال و جان و پھلوں کے نقصان کے ذریعہ اور صبر کرنے والوں کو خوش خبری دیدو۔ (سورہ بقرہ)

پھر آپؑ نے فرمایا (تفصیل بیان کرتے ہوئے) فرمایا:

خوف نبی فلاں بادشاہوں سے، بھوک نرخوں کی مہنگائی سے اموال کا نقصان تجارتوں کی کساد بازاری سے اوران می کم بچت سے نفوس کی کمی ناگہانی اموات سے اور پھلوں کی کسی زراعت کے کم پیداوار دینے اور پھلوں میں برکت کم ہونے سے ہے۔

پھر فرمایا

وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾

اس وقت (جب گزشتہ باتیں ہوجائیں گی) تو جلدی ہی قائم آل محمدؑ کا ظہور ہوگا۔

۲۳۔ تئیسویں خبر

حسین بن سعید نے منذر جوزی سے اس نے ابوعبداللہؑ سے (روایت کی ہے) وہ کہتا ہے کہ

میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ لوگوں کو ان کے گناہوں سے قائمؑ کے قیام سے پہلے ایک آگ کے ذریعہ روکا اور جھڑکا جائے گا جو آسمان میں ظاہر ہوگی اور سرخی جو آسمان میں عام ہوگی، بغداد و بصرہ کے شہر میں زمین اندر کی طرف دھنس جائے گی اور وہاں خون بہیں گے اور اس کے گھر خراب ہوں گے اور اس کے رہنے والوں میں فناؤ بربادی ہوگی اور اہل عراق کو خوف و ہراس نے گھیر رکھا ہوگا کہ جس کی وجہ سے انہیں قرار و چین نہیں ہوگا۔

ظہور امام مہدیؑ کا سال اور دن

اس سال اور دن کے بارے میں جس میں قائم آل محمد علیہ وعلی آباۂ اسلام قیام وظہور فرمائیں گے اس سلسلہ میں آئمہ طاہرین وصادقین علیہم السلام کی روایت ہیں۔

ا۔پہلی روایت

روایت کی ہے حسن بن محبوب نے علی بن حمزہ سے اس نے ابوبصیر سے اس نے ابوعبداللہؑ سے آپؑ نے فرمایا کہ

قائم علیہ السلام خروج وظہور نہیں فرمائیں گے مگر طاق سال میں ایک تین پانچ سات یا نو میں۔

۲۔دوسری روایت

فضل بن شاذان نے محمد بن علی کوفہ سے اس نے وہب بن حفص سے اس نے ابوبصیر سے (روایت کی ہے) وہ کہتا ہے کہ ابوعبداللہؑ نے فرمایا کہ

قائمؑ کے نام کی منادی اور پکار تو تیسیویں رات ہوگی اور آپؑ عاشورہ کے دن قیام کریں گے اور یہ وہی دن ہے کہ جس میں حضرت امام حسینؑ شہید ہوئے گویا میں ہفتہ کے دن محرم کی دسویں تاریخ کو رکن و مقام کے درمیان نہیں دیکھ رہا ہوں) کہ جبرائیل دائیں طرف پکار رہے ہیں اللہ کے لیے بیعت کرو پس اطراف زمین سے شیعہ ان کی طرف آئیں گے اور زمین ان کے لیے لپیٹ دی جائے گی یہاں تک کہ وہ آ کر آپ کی بیعت کریں گے پس خدا ان کے ذریعہ زمین کو عدل وانصاف سے پر کرے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے پر ہو چکی ہوگی۔

امام آخر الزمان مکہ سے کوفہ تک

روایات میں آیا ہے کہ آنحضرتؑ مکہ سے چل کر کوفہ کی طرف آئیں گے اور نجف میں نزول اجلال فرمائیں گے پھر وہاں سے لشکر مختلف شہروں میں پھیل جائیں گے۔

۱۔ پہلی روایت

مجال نے روایت کی ہے ثعلبہ سے اس نے ابوبکر حضرمی سے اس نے ابوجعفرؑ سے آپؑ نے فرمایا کہ گویا میں نجف و کوفہ میں قائمؑ کے ساتھ ساتھ ہوں (یعنی میں انہیں دیکھ رہا ہوں) مکہ سے آپؑ کی ہمراہی میں پانچ ہزار ملائکہ چلے ہیں جبرائیل آپ کے دائیں طرف، میکائیلؑ بائیں طرف، مومنین آپؑ کے آگے آگے ہیں اور آپؑ لشکروں کو شہروں کے لیے تقسیم کر رہے ہیں۔

۲۔ دوسری روایت

عمرو بن شمر کی روایت میں ابوجعفرؑ سے مروی ہے

راوی کہتا ہے کہ آپ نے مہدی کا ذکر کیا تو فرمایا کہ آپؑ کوفہ میں داخل ہوں گے اور اس میں تین جھنڈے جو اضطراب میں ہوں گے آپ کے لیے مخلص ہو جائیں گے اور آپ اس میں داخل ہوں گے یہاں تک کہ منبر کے پاس آئیں گے اور خطبہ دیں گے لیکن گریہ وزاری کی وجہ سے لوگ نہیں سمجھ سکیں گے کہ آپؑ نے کیا فرمایا ہے تو جب

دوسرا جمعہ آئے گا تو لوگ آپؑ سے سوال کریں گے کہ آپ انہیں نماز جمعہ پڑھائیں گے تو آپ حکم دیں گے اسے جو مشہد امام حسینؑ کی پشت کی طرف سے ایک نہر کھود کر غریین تک جاری کرے گا یہاں تک کہ پانی نجف میں اتر پڑے گا اور اس نہر کے دھانے پر کئی پل اور چکیاں بنائی جائیں گی، گویا میں ایک بڑھیا کو دیکھ رہا ہوں جس کے سر پر گندم بھری ایک ٹوکری ہے وہ ان چکیوں کے پاس آئے گی اور بغیر مزدوری کے آٹا پسوائیگی۔

۳۔تیسری روایت

صالح بن ابوالاسود کی روایت میں ابوعبداللہؑ سے (منقول ہے) وہ کہتا ہے

میں نے مسجد سہلہ کا ذکر کیا تو فرمایا، یاد رکھو یہ ہمارے صاحب الزمانؑ کی منزل اور قیام گاہ ہے جب وہ اپنے اہل وعیال کے ساتھ آئیں گے۔

۴۔چوتھی روایت

مفضل بن عمر کی روایت میں ہے کہ وہ کہتے ہیں

میں نے حضرت ابوعبداللہؑ کو یہ کہتے سنا کہ جب ہمارے قائمؑ قیام کریں گے تو کوفہ کی پشت پر ایک مسجد تعمیر کریں گے جس کے ہزار دروازہ ہوں گے اور اہل کوفہ کے گھر کربلا کی دونوں نہروں سے متصل ہوں گے۔

آپؑ کی مدتِ حکومت

حضرت قائم علیہ السلام کی سلطنت وحکومت کی مدت، ان ایام کی کیفیت اس زمانہ میں شیعوں کے حالات اور زمین اور اس میں جو لوگ ہوں گے ان کے حالت کے بارے میں کچھ اخبار وارد ہوئے ہیں۔

ا۔پہلی روایت

عبدالکریم خشعمی (جعفی) نے روایت کی ہے وہ کہتا ہے کہ

میں نے ابو عبداللہؑ سے عرض کیا کہ کتنی مدت تک حضرت قائمؑ حکومت کریں گے تو آپ نے فرمایا کہ سات سال کہ جن کے دن اتنے طویل ہوں گے کہ ان میں سے ایک سال تمہارے دس سالوں کے برابر ہوگا تو ان کی حکومت کے سال تمہارے سالوں کی نسبت سے ستر سال ہوں گے اور جب ان کے قیام کا وقت قریب ہوگا، تو لوگوں پر جمادی الثانی اور رجب کے دس دنوں تک اتنی بارش ہوگی کہ جیسی بارش مخلوقات نے کبھی دیکھی نہ ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مومنین کے گوشت اور ان کے بدن ان کی قبروں میں اگائے گا تو گویا میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ مقام جہینہ کی طرف وہ آگے بڑھ رہے ہیں اور وہ اپنے بالوں سے مٹی جھاڑ رہے ہیں (زندہ ہوکر اٹھ رہے ہیں)

۲۔دوسری روایت

مفصل بن عمر نے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ

میں نے ابوعبداللہؑ کو یہ کہتے سنا کہ جب ہمارے قائمؑ قیام کریں گے تو زمین اپنے پروردگار کے نور سے جگمگا اٹھے گی اور بندے سورج کی روشنی سے مستغنی ہو جائیں

گے اور تاریکی دور ہو جائے گی، ایک ایک مردان کی حکومت میں اتنی عمر گزارے گا کہ اس کے ہاں ایک ہزار لڑکا پیدا ہوگا کہ جن میں کوئی لڑکی نہیں ہوگی، زمین اپنے خزانے ظاہر کرے گی یہاں تک کہ لوگ انہیں زمین کے اوپر دیکھیں گے، تم میں سے ایک ایک شخص اسے تلاش کرتا پھرے گا جس پر اپنے مال کی بخشش کرے گا اور اس کے مال کی زکوٰۃ لے کر تو اسے کوئی نہیں ملے گا، جو اس سے زکوٰۃ وصول کرے اور سب لوگ خدا کے فضل و کرم کی بدولت اس کے رزق کے ساتھ تونگر و مستغنی ہو جائیں گے۔

آنجنابؑ کا حلیہ مبارک

قائم علیہ السلام کی صفت اور ان کے حلیہ کے متعلق عمرو بن شمر نے جابر جعفی سے روایت کی ہے کہ

میں نے حضرت ابوجعفر امام باقرؑ کو کہتے سنا جب عمر بن خطاب نے امیر المومنینؑ سے سوال کرتے ہوئے کہا کہ مجھے مہدیؑ کے متعلق خبر دیجئے کہ ان کا نام کیا ہے؟ تو آپؑ نے فرمایا کہ مجھ سے میرے حبیبؐ نے یہ عہد لیا ہے کہ میں ان کا نام کسی کو نہ بتاؤں جب تک خدا انہیں نہ بھیجے تو اس نے کہا کہ اچھا ان کی صفت و حلیہ کی خبر دیجئے تو آپؑ نے فرمایا کہ وہ میانہ قد خوبرو نوجوان ہوں گے اور آپ کے گیسو مبارک خوب صورت اور شانوں تک دراز ہوں گے اور ان کے چہرہ کا نور ان کی ریش مبارک اور سر کے بالوں کی سیاہی پر حاوی ہوگا میرا باپ آپ پر قربان ہو بہترین کنیز کے بیٹے پر۔

آپؑ کی سیرت وروش

آپؑ کی سیرت قیام کے وقت آپؑ کے احکام کا طریقہ اور جو آپ کی آیات ونشانیاں خدا واضح کرے گا تو اس کے متعلق بھی روایات آئی ہیں جیسا کہ ہم پہلے پیش کر چکے ہیں۔

ا۔پہلی روایت

مفصل بن عمر جعفی نے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ جعفر بن محمد علیہما السلام کو یہ کہتے سنا کہ جب خدا قائم آل محمدؑ کو خروج وظہور کی اجازت دے گا تو وہ منبر پر تشریف لے جا کر لوگوں کو اپنی طرف دعوت دے کر اپنے حق کی طرف بلائیں گے اور وہ ان میں سنت رسولؐ اور ان کے عمل کے مطابق عمل کریں گے پس خداوند عالم جبرائیل کو بھیجے گا یہاں تک کہ وہ آپ کے پاس آ کر کہیں گے ہاتھ بڑھائیے میں سب سے پہلے آپؑ کی بیعت کرتا ہوں پس جبرائیلؑ آپؑ کے ساتھ مسح کریں گے اور آپؑ کے پاس تین سو درہم اور (تین سو تیرہ) مرد پہنچیں گے اور وہ آپؑ کی بیعت کریں گے اور آپ مکہ میں ہی ٹھہرے رہیں گے یہاں تک کہ آپ کے اصحاب کی تعداد دس ہزار ہو جائے گی اور پھر آپؑ وہاں سے مدینہ جائیں گے۔

۲۔ دوسری روایت

محمد بن عجلان نے ابو عبد اللہؑ سے روایت کی ہے

جب تک قائمؑ قیام فرمائیں گے تو نئے اسلام کی دعوت دیں گے (یعنی لوگوں کو اسلام نیا معلوم ہوگا چونکہ وہ اصلی اسلام سے نابلد ہو چکے ہوں گے) اور انہیں ایک ایسی چیز کی طرف ہدایت کریں گے جو پرانی ہو چکی ہوگی اور لوگوں کی اکثریت اس سے گمراہ ہو چکی ہوگی اور قائم کو مہدیؑ بھی اسی لیے کہا گیا ہے کہ وہ ایسے امر کی ہدایت کریں گے کہ جس سے لوگ گمراہ ہو چکے ہوں گے اور انہیں قائمؑ اس لیے کہا گیا ہے کہ وہ حق کے ساتھ قیام کریں گے۔

۳۔ تیسری روایت

روایت کی ہے عبد اللہ بن مغیرہ نے ابو عبد اللہؑ سے آپؑ نے فرمایا کہ

جب قائم آل محمد صلوات اللہ علیہم قیام فرمائیں گے تو قریش میں سے پانچ سو افراد کو کھڑا کر کے ان کی گردنیں اڑا دی جائیں گی یہاں تک کہ آپ چھ مرتبہ ایسا کریں گے تو میں نے عرض کیا کہ ان کی تعداد اتنی ہو جائے گی فرمایا ہاں ان میں سے اور ان کے موالیوں میں سے (ہو جائے گی)

۴۔ چوتھی روایت

اور ابو بصیر نے روایت کی ہے وہ کہتا ہے کہ

ابو عبد اللہؑ نے فرمایا کہ جب قائمؑ قیام کریں گے تو مسجد الحرام کو گرا دیں گے یہاں تک کہ اسے اس کی اصلی بنیادوں پر واپس لے آئیں گے اور مقام ابراہیمؑ کو اسی

جگہ پر لے آئیں گے جہاں وہ تھا اور بنی شیبہ کے ہاتھ کاٹ کر انہیں کعبہ کے ساتھ لٹکا کر ان پر لکھیں گے یہ کعبہ کے چور ہیں۔''

۵۔ پانچویں روایت

ابو جاود نے ابو جعفرؑ سے طویل حدیث میں روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا

جب قائمؑ قیام فرمائیں گے تو وہ کوفہ کی طرف جائیں گے جہاں سے دس ہزار اور کچھ لوگ نکلیں گے جنہیں بتر یہ کہا جائے گا اور وہ ہتھیاروں سے لیس ہوں گے اور وہ آپ سے کہیں گے جدھر سے آئے ہو وہیں واپس لوٹ جاؤ ہمیں اولادِ فاطمہؑ کی ضرورت نہیں ہے پس آپ ان میں تلوار رکھیں گے یہاں تک کہ آخر تک ان سب کو ختم کر دیں گے پھر کوفہ میں داخل ہوں گے اور اس میں ہر منافق و شک کرنے والے کو ختم کر دیں گے اور اس کے قصور و محلات کو گرائیں گے اور ان میں سے جنگ کرنے والوں کو قتل کریں گے جہاں تک کہ اللہ کی رضا ہوگی۔

۶۔ چھٹی روایت

ابو خدیجہ نے ابو عبداللہؑ سے روایت کی ہے آپؑ نے فرمایا کہ

جب قائم قیام کریں گے تو ایک نئی چیز لے کر آئیں گے جیسا کہ رسول اللہؐ نے ابتدائے اسلام میں ایک نئی چیز کی دعوت دی تھی۔

۷۔ ساتویں روایت

علی بن عقبہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے کہ

جب قائمؑ قیامت کریں گے تو عدل کے مطابق حکم کریں گے ظلم و جور اٹھ

جائے گا راستے مامون ومحفوظ ہوں گے زمین اپنی برکتیں باہر نکالے گی ہر اس کا حق صاحب حق کو واپس دیا جائے گا، تمام ادیان کے دین اسلام کا اظہار اور ایمان کا اعتراف کرلیں گے کیا تو نے نہیں سنا خدا فرماتا ہے کہ **وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ** اور اسی کے لیے اسلام لے آیا کوئی آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے اطاعت کرتے ہوئے یا ناپسند کرتے ہوئے اور اسی کی طرف تمہیں لوٹایا جائے گا۔

لوگوں کے درمیان حضرت داوؑد اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم جاری کریں گے اور اس وقت زمین اپنے خزانے اور اپنی برکتیں ظاہر کرے گی اور اس وقت تم میں سے کسی مرد کو صدقہ دینے اور نیکی کرنے کی جگہ نہیں ملے گی چونکہ تمام مومنین خوش حال وتونگر ہوں گے۔

پھر آپؑ نے فرمایا کہ ہماری حکومت آخری حکومت ہے اور کوئی خاندان نہیں بچے گا کہ جن کے لیے حکومت ہے مگر وہ ہم سے پہلے حکومت کر لے گا تا کہ وہ ہماری سیرت کو دیکھ کر یہ نہ کہیں کہ جب ہمیں حکومت ملے گی تو ہم بھی ان جیسی سیرت پر چلیں گے اور اسی پر دلالت کرتا ہے خدا کا یہ قول **والعاقبة للتمقين** اور انجام مقتیوں کے لیے ہے۔

۸۔آٹھویں روایت

ابوبصیر نے جو ابوجعفرؑ سے طویل حدیث میں روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا جب قائمؑ قیام کریں گے تو وہ کوفہ کی طرف جائیں گے اور وہاں کی چار مساجد کو گرا دیں گے، روئے زمین پر کوئی ایسی مسجد نہیں ہوگی جس کے کنگرے ہوں گے مگر یہ

کہ انہیں گرا کر کنگروں کے بغیر قرار دیں گے راستہ وسیع کر دیں گے اور ہر چھجھ اور شیڈ (پروں کی طرح کا) جو راستہ کی طرف نکلا ہوگا اسے توڑ دیں گے اور دروازوں کے چھجے اور پرنالے جو راستے کی طرف ہیں انہیں ختم کر دیں گے اور ہر بدعت کو زائل اور ہر سنت کو قائم کر کے رہیں گے، قسطنطنیہ و چین اور ویلم کے کوہستانی علاقے فتح کر لیں گے اور آپ اسی عالم میں سات سال رہیں گے کہ جس کا ہر سال تمہارے ان سالوں میں سے دس سال کے برابر ہوگا پھر خدا جو چاہے گا کرے گا۔

راوی کہتا ہے کہ

میں نے آپؑ سے عرض کیا میں آپ پر قربان جاؤں، سال کس طرح لمبے اور طویل ہو جائیں گے تو آپ نے فرمایا کہ خدا آسمان کو سست رفتاری اور کم حرکت کرنے کا حکم دے گا تو اس سے دن اور سال طویل ہو جائیں گے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کی کہ لوگ کہتے ہیں کہ

کہ اگر آسمان میں تغیر آ جائے تو وہ فاسد و خراب ہو جائے آپؑ نے فرمایا کہ یہ زندیقوں اور منکرین خدا کا قول ہے لیکن مسلمانوں کے لیے یہ کہنے کا کوئی راستہ نہیں حالانکہ خدا نے اپنے نبیؐ کے لیے چاند کو دو ٹکڑے کیا آپؐ اور آپؐ سے پہلے یوشع بن نون کے لیے سورج کو پلٹایا گیا نیز قیامت کے طویل ہونے کی خبر دی گئی ہے کہ وہاں ایک روز ہزار سال کے برابر ہے کہ جنہیں تم شمار کرتے ہو۔

۹۔نویں روایت

اور جابر نے ابو جعفرؑ سے روایت کی ہے آپؑ نے فرمایا کہ

جب قائم آل محمدؐ قیام فرمائیں گے تو آپ خیمے نصب کریں گے لوگوں کو قرآن

کی اس طرح تعلیم دیں گے کہ جس طرح وہ نازل ہوا ہے تو وہ آج کے طریقہ پر یاد اور حفظ کرنے والے کے لیے بہت گراں ہوگا کیونکہ وہ اس تالیف وترکیب سے مختلف ہوگا۔

۱۰۔دسویں روایت

اور مفضل بن عمر نے ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے آپؑ نے فرمایا کہ

کوفہ کی پشت سے ستائیس مرد قائمؑ کے ساتھ خروج کریں گے جن میں پندرہ آدمی موسیٰ کی قوم میں سے ہوں گے جن کے بارے خدا فرماتا ہے۔

اور موسیٰ کی قوم کے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو حق بات کی ہدایت بھی کرتے ہیں اور (معاملات) میں حق ہی کے ساتھ انصاف بھی کرتے ہیں قوم حضرت موسیٰ کے یہ پندرہ آدمی اور نوشع بن نون سلمان فارسی وابو دجانہ انصاری ومقداد و مالک اشتر رضوان اللہ علیہم یہ حضرات آپ کے مددگار رہوں گے اور انہیں حکام مقرر کیا جائے گا۔

۱۱۔گیارہویں روایت

عبداللہ بن عجلان نے ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے آپؑ نے فرمایا کہ

جب قائم آل محمدؐ قیام فرمائیں گے تو آپ لوگوں کے درمیان حضرت داؤدؑ کی طرح حکم دیں گے وہ گواہوں کے محتاج نہیں ہوں گے خدا انہیں الہام کرے گا اور وہ اپنے علم کے مطابق حکم کریں گے اور ہر قوم کو وہ کچھ بتائیں گے جو وہ چھپائے ہوئے ہوں گے اور علامت کے ذریعہ اپنے دوست کو دشمن سے پہچان لیں گے خداوند عالم فرماتا ہے

بیشک اس میں تاڑ جانے والوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں اور وہ ہمیشہ کے راستہ پر ہے۔

۱۲۔ بارہویں روایت

روایت ہے کہ حضرت قائم آل محمدؑ کی حکومت کی مدت سترہ سال ہے جس کے دن اور مہینے طویل ہو جائیں گے جیسا کہ ہم پہلے پیش کر آئے ہیں اور یہ چیز ہماری نظر سے غائب و اوجھل ہے اور ہماری طرف تو اس میں سے وہ کچھ القاء کیا گیا ہے جو خدا کرنے والا ہے اس شرط کے ساتھ جس کے متعلق اسے معلوم ہے کہ اس میں معلوم صالح میں سے کوئی مصلحت ہے لہٰذا ہم کسی ایک چیز پر قطع ویقین نہیں رکھ سکتے اگر چہ سات سال کے ذکر والی روایت زیادہ ظاہر اور اس کا ذکر زیادہ ہوا ہے اور حضرت قائمؑ کی حکومت کے بعد کسی کی حکومت مگر وہ جو روایات آئی ہیں کہ ان کی اولاد انشاءاللہ اس میں قیام کرے گی لیکن یہ یقینی طور پر وارد نہیں ہوئی اور اکثر روایات میں ہے کہ مہدیؑ امت ہرگز اس دنیا سے نہیں جائیں گے مگر یامت سے چالیس دن پہلے جن دنوں میں فتنے اور نئے واقعات ہوں گے مردے اٹھائے جائیں گے اور حساب وکتاب کے لیے قیامت قائم ہو رہی ہوگی خدا بہتر جانتا ہے جو کچھ ہونے والا ہے اور وہی توفیق و درستگی کا حاکم و والی ہے اور اس کے ذریعہ ہم گمراہی سے محفوظ رہنا اور رشد و ہدایت کے راستہ کی طرف ہدایت چاہتے ہیں اور خدا نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ان کی آل طاہرین پر رحمت نازل فرمائے۔

شیخ سعید مفید محمد بن محمد بن نعمان رضی اللہ عنہ وحشرہ مع الصادقین فرماتے ہیں کہ ہم نے اس کتاب کے ہر باب میں کچھ روایات پیش کی ہیں جتنے کی حالت متحمل تھی اور مختصر کرتے ہوئے ہر مقصد میں تمام وہ روایات نہیں لائے جو اس سلسلہ میں آئی ہیں اور ہم نے قائم مہدیؑ کے متعلق بھی جو اخبار تحریر کی ہیں وہ بھی گزشتہ بیان کی مانند

اختصار کے ساتھ ہیں اور جیسے ہم نے ذکر کیا ہے ان میں سے اکثر کو چھوڑ دیا ہے لہٰذا ہماری طرف کسی کو یہ نسبت نہیں دینا چاہیے کہ ہم نے انہیں مہمل قرار دیا ہے یا ہمیں ان کا علم نہیں یا ہم انہیں بھول چکے ہیں اور ان سے غافل ہیں اور چونکہ ہم نے مختصر اولہ آئمہؑ کی امامت پر قائم کی ہے اور مختصر ان کے واقعات لکھے ہیں یہ ہمارے مقصد کے لیے کافی ہیں خدا ہی توفیق دینے والا ہے اور وہی ہمارے لیے کافی اور بہترین وکیل و نگران ہے۔

❁❁❁❁❁

ISLAMICMOBILITY.COM
IN THE AGE OF INFORMATION
IGNORANCE IS A CHOICE

"Wisdom is the lost property of the Believer,

let him claim it wherever he finds it"

Imam Ali (as)